علم الانسان ما لم یعلم

تعلیم العقاید

مسمّٰی بہ

نظم الفراید

من تالیف اضعف عباد محمد عبید اللہ غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ

طبع فی المطبع الاحمدی الکائن فی بلدۃ
حیدرآباد ابقاها اللہ الی یوم التناد
سنہ ۱۳۲۹ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفی باللہ
شھیدا ط و اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ
و رسولہ الذی ارسل الی الناس کافۃ بشیرا و نذیرا و صلی اللہ علیہ و علی آلہ
و اصحابہ و سلم تسلیما مزیدا ط بعد حمد و صلوۃ کے اس امر کا معلوم ہونا ضروری ہے کہ شرعی احکام
دو قسم کے ہیں ایک تو شرعی احکام وہ ہیں کہ جن کا تعلق عمل سے ہے دوسرے شرعی احکام وہ ہیں جنکا تعلق اعتقاد سے ہے پہلے
شرعی احکام کے جاننے کا نام علم شرایع اور علم احکام ہے اور دوسرے احکام شرعی کے جاننے کا
نام علم عقاید ہے علم عقاید کی تحصیل علم احکام سے پہلے ہے اس وجہ سے کہ مدار احکام شرعیہ کا اور
بنیاد حسن قبح اعمال کی عقاید پر ہے غرضکہ اسلام ایک ایسی عمارت ہے جو عقاید کے ستونوں پر
ٹھیری ہوی ہے کوئی شخص برے کاموں سے جب ہی بچیگا کہ اوس کو خدا کا خوف ہو اور پاداش
عمل کا کھٹکا نیک عمل وہی اختیار کریگا کہ جسکو حصول نعما جنت کی آرزو ہو اور خدا سے ملنے کی
تمنا اس وجہ سے اس امر کی ضرورت محسوس ہوی کہ ایک مختصر رسالہ عقاید میں عام مسلمانوں کے نفع کی
غرض سے لکھدیا جائے۔ تاکہ ہر ایک مسلمان اوس کو پڑھکر اپنے نفس کو دہریت کی زہریلی گندی ہوا سے
(جو متعدی ہوکر ایک دوسرے کے جسم میں پہونچ رہی ہے) بچائے اس رسالہ کا نام (**تعلیم العقاید**) رکھا گیا
اسمیں ادلہ سے احتراز کیا گیا کیونکہ اولا دلایل کا سمجھنا عام لوگوں کو دشوار ہے پھر اونکا یاد رکھنا اور بھی
دشوار نیز دوسرے اگر اس مختصر رسالہ میں ادلہ عقلیہ لکھے جاتے تو وہ رسالہ عقاید کا نہ ہوتا۔ بلکہ
علم کلام کا ہوتا اور اگر ادلہ نقلیہ لکھے جاتے تو ہر عقیدہ کے متعلق آیت اور حدیث لانا ہوتی اور پھر اوسکا
ترجمہ کرنا ہوتا جسکی اس مختصر رسالہ میں گنجایش نہیں تھی اس وجہ سے عقاید کے بیان پر اکتفا کیا گیا
صرف ایک حدیث ایمان و اسلام کے متعلق تبرکا لکھدی گئی تاکہ اوس سے اسلام اور ایمان کی حقیقت

معلوم ہو جاوے خدا تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس امر کی توفیق دے کہ درستی اعمال سے پہلے عقاید کی اصلاح کریں۔ وَمَا اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ

باب تعریفات

۱ شرع کے ضروری امر کو دل سے ماننے کا نام **عقیدہ** — یا **اعتقاد** ہے۔

۲ وہ ذات جو تمام چیزوں کی پیدا کرنیوالی اور اونکی پرورش کرنیوالی ہے۔ اور جسکی ہستی ضروری اور نیستی محال ہے۔ اور جو اپنی ذات اور صفات سے یکتا ہے۔ اور جسکو تمام صفات کمالیہ حاصل ہیں اور جو تمام عیبوں سے پاک ہے **اللہ یا خدا** ہے۔

۳ دل اور زبان سے اللہ کے ایک ہونیکا اقرار کرنا اور اوس کے ذات اور صفات میں غیر کو شریک نہ کرنا **توحید** ہے اور ایسا کرنیوالا **مُوَحِّد**۔

۴ زبانی اقرار کو دلی اعتقاد کے مطابق کرنے کو **شہادت** کہتے ہیں۔

۵ دلی اعتقاد کے مطابق زبان سے خدا کی وحدانیت اور رسالت کا اقرار کرنا اور جو امور شرع کے رو سے فرض گردانے گئے ہیں (جیسے نماز روزہ حج وغیرہ) اونکو بسر و چشم بجا لانا اور جو امور شرع کے رو سے منع کر دئے گئے ہیں (جیسے شرک اور کفر اور زنا وغیرہ) اون سے باز رہنا **اسلام** ہے۔ اور ایسا کرنیوالا **مسلمان**۔

۶ جن باتوں کو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اون کو دل سے سچا جاننا (یعنے اللہ اور رسول اور قرآن اور کتب آسمانی اور فرشتوں اور قیامت کی تصدیق کرنا) **ایمان** ہے اور ایسا کرنیوالا **مومن**۔

۷ اسلام اور ایمان دونوں کے مجموعہ کا نام **دین** ہے اور اسلام اور ایمان دونوں باتوں کا بجا لانیوالا **دیندار**۔

۸ وہ مقدس شخص جو خدا کے طرف سے مخلوق کی ہدایت کیلئے بھیجا جاوے اور وہ صاحب کتاب و وحی ہو اور اوس نے علانیہ جبرئیل کو دیکھا ہو اور اون سے باتین کی ہوں رسول ہے

۹ وہ مقدس شخص جو خدا کی طرف سے بذریعہ وحی کے مخلوق کی ہدایت کیلئے بھیجا جاوے نبی یا پیغمبر ہے (رسول خاص ہی نبی عام یعنے ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہین)

۱۰ - وہ ربانی حکم جو نبی کے قلب پر بذریعہ الہام یا بذریعہ کتاب یا اشارۃً یا بواسطہ جبرئیل نازل ہو وحی ہے جس کی تفصیل حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے -

۱۱ وہ کتاب جو کسی نبی پر بذریعہ وحی کے خدا کیطرف سے اوتری ہو کتاب آسمانی یا صحیفہ آسمانی ہے -

۱۲ وہ کتاب جو جناب سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بذریعہ وحی کے بواسطہ جبرئیل علیہ السلام اتری ہے اور ہم تک متواتر بجنسہ پہونچی ہے قرآن ہے -

۱۳ وہ نورانی لطیف اجسام جنکو خدا تعالی نے مختلف اشکال میں آنیکی قوت دی ہے ملائکہ یا فرشتے ہیں اون کا اوصاف قرآن اور حدیث میں بیان ہوئے ہیں اونمیں سے ایک جلیل القدر فرشتے جبرئیل علیہ السلام ہیں جنکو وحی کا کام سپرد ہے -

۱۴ جس مسلمان نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان کی آنکھونسے دیکھا ہو یا ملا ہو اور ایمان پر مرا ہو صحابی ہے - جو مسلمان صحابی سے ملا ہو وہ تابعی ہے

(حاشیہ: یا حضرت نے اوسکو دیکھا ہو)

۱۵ جو مسلمان تابعی سے ملا ہو وہ تبع تابعی ہے -

۱۶ وہ نیک شخص جو شریعت کا پابند ہو اور دنیا سے محبت نہ رکھتا ہو اور خدا کی محبت میں ڈوبا ہوا ہو ولی ہے -

۱۷ جو ارشاد زبان مبارک سے جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا آپنے جو کام کیا یا آپکے سامنے کسی نے کوئی کام کیا اور آپنے اوس کو دیکھکر سکوت فرمایا وہ حدیث یا سنت ہے -

۱۸ صحابی کا قول فعل یا تقریر اثر یا خبر ہے -

۱۹ نبوت کی سچائی ظاہر کرنیکی غرض سے کوئی مشکل امر جو خلاف عادت ہو اور بلا اسباب ظاہری کے نبی سے ظاہر ہو وہ **معجزہ** ہے۔

۲۰ جو مشکل امر خلاف عادت بلا اسباب ظاہری ولی سے ظاہر ہو **کرامت** ہے۔

۲۱ بہ بہ اغوا و وسوسہ شیطانی کوئی بات خلاف عادت کسی فاسق یا کافر سے ظاہر ہو **استدراج** ہے۔

۲۲ عمدہ بات جو دل میں بوجہ صفائی قلب کے خدا کیطرف سے پڑجاوے **الہام** ہے۔

۲۳ جو غیب کی بات دل پر بوجہ صفائی قلب کے کھل جاوے **کشف** ہے۔

۲۴ مرنیکے بعد اور قیامت سے پہلے جو زمانہ گذرتا ہے اوس کو عالم برزخ کہتے ہیں اوس زمانہ میں مردہ کی روح جہاں کہیں ہو **قبر** ہے۔

۲۵ وہ دو فرشتے جو قبر میں ہر شخص کا دین پوچھنے کی غرض سے آتے ہیں **منکر نکیر** ہیں۔

۲۶ وہ دو فرشتے جو ہر شخص کے روزانہ کام کو خواہ اچھے ہوں یا برے لکھتے رہتے ہیں **کراما کاتبین** ہیں۔

۲۷ ایک بہت بڑی چیز سینگ کے شکل کی جسکو اسرافیل علیہ السلام ہاتھ میں لئے ہوئے کھڑے ہیں اور پھونکنے کیلئے حکم پروردگار کے منتظر ہیں **صور** ہے۔

۲۸ جس دن کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو مار کر پھر اونھیں اجسام کیساتھ دوبارہ پیدا کریگا اور اون کے برائیوں و نیکیوں کا حساب کتاب لیگا **قیامت** کا دن ہے۔

۲۹ جس کاغذ پر بندوں کے نیک اعمال اور بری اعمال لکھے ہوئے ہیں وہ **نامہ اعمال یا کتاب** ہے۔

۳۰ بندوں کے اعمال خواہ وہ نیک ہوں یا بد جس ترازو میں تولی جاوینگے وہ **میزان** ہے۔

۳۱ وہ پل کہ جو دوزخ کی اوپر رکھا ہوا ہے۔ اور جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے اور جس پر سے سب لوگوں کو چلنا ہوگا وہ **پل صراط** ہے۔

۳۲ ہر قسم کی آرایش و آرام کا مقام کہ جو نیکیوں کو بعد حساب کتاب کے (خدا کے فضل اور حسن اعمال کی وجہ سے) رہنے کو ملیگا وہ **جنت یا بہشت** ہے۔

۳۳ آگ سے دھکتا ہوا انتقام جسمیں ہمہ قسم کی تکلیف ہے اور جو کافروں اور بدکاروں کو اونکے کفر اور بدکاریوں کی سزا میں رہنے کو ملیگا وہ دوزخ یا جہنم ہے۔

۳۴ جس حوض کی مسافت بہت طویل ہے اور جسکا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اوسکی خوشبو مشک سے زیادہ ہے اور اوسکے دونوں جانب ستاروں کے مثل چمکتے ہوئے کوزے رکھے ہوئے ہیں وہ حوض کوثر ہے۔

۳۵ خدا کی ذات و صفات میں غیر خدا کو ساجھی و حقیقی شریک سمجھنا شرک ہے اور ایسا کرنیوالا مشرک ہے

۳۶ جن باتوں کے ماننے کو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کر دیا ہے (جیسے اللہ اور رسالت اور کتب آسمانی اور قیامت اور ملائکہ کی تصدیق) اونکا زبان یا دل سے انکار کرنا اور فرائض شرعی (جیسے نماز اور روزہ اور حج وغیرہ) جو لازم کر دیے گئے ہیں اونکو جان بوجھکر عمداً بجا نہ لانا اور جن ضروری باتوں کو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ نے منع کر دیا ہے اونکو جان بوجھکر عمداً کرنا اور اونکو حلال سمجھنا کفر ہے اور ایسا کرنیوالا کافر منکر دین کی ضروری باتونکا انکار زبان اور دل سے کرنیوالا کافر ہے۔

۳۷ شرعی ضروری امور جو لازم کر دئیے گئے ہیں اونکو دل سے جو شخص نمانے صرف لوگونمیں اپنکو مسلمان ظاہر کرنیکی غرض سے توحید اور رسالت کا اقرار کرے اور احکام شرعیہ کو محض دکھانیکی غرض سے بجا لاوے ایسا شخص اللہ کے پاس منافق ہے۔

۳۸ ایمان لانے اور اسلامی احکام قبول کرنیکے بعد جو شخص کفر کو خواہ زبان سے خواہ تحریر سے یا حالت سے ظاہر کرے وہ مرتد ہے۔

۳۹ جس کام کے کرنیکا حکم شرع سے ثابت ہو اوسکو جو شخص نکرے یا جس کام کو نہ کرنیکا حکم شرع سے ثابت ہو اوسکو جو شخص کرے وہ فاسق ہے (جیسے نماز پڑھنے کا حکم ہے کوئی شخص نہ پڑھے یا شراب کے نہ پینے کا حکم ہے کوئی شخص پیے پس ایسا شخص فاسق سمجھا جاویگا)

۴۰ جو شخص ایمان اور اسلام کی ضروری باتونکو دل سے اور زبانسے مانتا ہو لیکن اون ضروری باتوں کے صاف اور واضح معنوں کو ایسے مطالب کی طرف پھیر کر لیجاتا ہے کہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع

صحابہ اور تابعین کے معنوں کے خلاف ہیں تو ایسا شخص ملحد اور زندیق ہے جیسے کوئی شخص کہے جنت اور دوزخ کو تو میں مانتا ہوں لیکن جنت سے مراد وہ خوشی ہے کہ جو نیک کام کرنیکے ساتھ ہی انسانکو حاصل ہوتی ہے اور دوزخ اوس پشیمانی کا نام ہے کہ بُری کام کرنیسے حاصل ہوتی ہے ایسا معنی دوزخ اور جنت کا بیان کرنیوالا زندیق ہے کیوں کہ ایسا معنی نہ قرآن میں ہے اور نہ حدیث میں اور نہ اجماع صحابہ اور تابعین میں غرضکہ ظاہری معنوں کو پھیر کر ایسے طرف لیجانا جو کتاب وسنت اور اجماع صحابہ اور تابعین کے خلاف ہو **الحاد** ہے۔

۴۱ جو شخص قرآن اور حدیث اور اجماع علماء کا پیرو ہو وہ **سُنی** ہے۔

۴۲ جو بات نئی دین میں ایسی نکالی جاوے کہ جو جناب سرور کائنات اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں نہ ہو اور اوس کی کچھ بھی اصلیت قرآن و حدیث سے نہ ملتی ہو وہ **بدعت** ہے اور بدعت نکالنے والا اور بدعت پر عمل کرنیوالا **بدعتی** ہے۔

۴۳ جس گناہ کے ارتکاب سے سزائے شرعی لازم ہوتی ہو یا عذاب یا لعنت یا غضب کی دہمکی دیگئی ہو یا اوسکے کرنیسے انسان حد کفر تک پہونچ جاوے وہ گناہ گناہ **کبیرہ** ہے۔

۴۴ وہ لطیف ناری اجسام جنکو خدا تعالیٰ نے مختلف اشکال میں آنیکی قوت دی ہے **جن** ہیں۔

۴۵ وہ شریر جن جو انسان کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے **شیطان** ہے۔

۴۶ شریر جنوں کا باپ **ابلیس** ہے۔

۴۷ جو شخص قرآن اور حدیث کو اچھی طرح سے جانتا ہے اور معانی کلام عرب کو اچھی طرح سے سمجھتا ہے اور احادیث کی اسناد اور متن سے بخوبی واقف ہے اور قیاس میں صاحب الرائے ہے وہ **مجتہد** ہے۔

۴۸ آیت قرآن اور عبارت حدیث کا کھلا واضح معنی کہ جسمیں تاویل کا احتمال تک نہیں ہے وہ **نص** ہے۔

باب ۲ کلمات توحید و تمجید ورد شرک وغیرہ

جب کوئی شخص مسلمان ہو یا کوئی بچہ پڑہنے کیلئے مکتب میں بیٹھے تو چاہئے کہ ان ثبات کلمات کو

پہلے سیکھیں بعد ازاں اوسکو روزہ اور نماز کی تعلیم دینا چاہئے کیونکہ فرایض سے پہلے ایمان اور اسلام کا درست کرنا ہے۔

۱- کلمۂ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔

۲- کلمۂ شہادت اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (ترجمہ) میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں وہ ایک ہے کوئی اوس کا شریک نہیں اور اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں۔

۳- کلمۂ تمجید سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ (ترجمہ) اللہ (سب عیبوں سے) پاک ہے۔ ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کو شایاں ہے۔ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اللہ کی شان سب سے بڑھکر ہے۔ ہماری تدبیر اور قوت اللہ ہی کی مدد سے ہے۔

۴- کلمۂ توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ترجمہ) سوا خدا کے کوئی لائق عبادت کے نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا ساجھی نہیں اوسی کی بادشاہت اور [illegible] ہے اور اوسی کو سب طرح کی تعریف سزاوار ہے وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے اوسی کے ہاتھ [illegible] کی خیر و برکت ہے وہی سب چیز پر قادر ہے۔

۵- کلمۂ ردِّ کفر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّھَا اَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ (ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں (تیری ذات اور صفات میں) غیر کو شریک کروں اور میں اس امر کو بخوبی جانتا ہوں کہ کوئی تیرا شریک نہیں ہے اور میں تمام شرک اور کفر اور گناہوں کی باتوں سے توبہ کی ہیں اور تیری طاعت کیطرف [illegible] اور ایمان لایا اور سچے دل سے کہتا ہوں کہ سوائے تیرے کوئی لائق عبادت کے نہیں ہے تو ہی لائق عبادت کے ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول (بھیجے ہوئے) ہیں۔

٦ کلمۂ ایمان مجمل اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ
اَحْكَامِهٖ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ جن اسمار اور صفات کے ساتھ متصف ہے انھیں اسمار
اور صفات کیساتھ میں نے اوسکو مان لیا اور اوسکے سب احکام کو بسر وچشم قبول کیا۔

باب۳ اسلام اور ایمان کا مفصل بیان

حدیث مفصل ایمان کا مختصر بیان وہی ہے جس کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس وقت
ارشاد فرمایا جس وقت جبرئیل علیہ السلام جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے جیسا کہ
حدیث شریف میں آیا ہے عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى
عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ
رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ
اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْئَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ
قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ
قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ
تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ
قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ
رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ اَتَدْرِيْ
مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ (متفق علیہ)

(ترجمہ) عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک شخص جس کے کپڑے نہایت سفید اور بال بہت کالے تھے آن پہونچا یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ سفر سے آیا ہے اور ہم میں سے کسی نے اوسکو پہچانا بھی نہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے حضرت کے گھٹنوں سے ملا دئے اور دونوں ہاتھ اپنے رانوں پر رکھے (جیسا شاگرد اوستاد کے سامنے بیٹھتا ہے) پھر بولا اے محمد مجھکو بتلاؤ کہ اسلام کیا چیز ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے (یعنے زبان سے کہہ اور دل سے یقین کر) کہ کوئی معبود سوائے خدا کے لایق عبادت کے نہیں اور محمد اوس کے رسول (بھیجے ہوئے) ہیں اور تو نماز پڑھا کر اور زکوٰۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر اور اگر تجھکو استطاعت ہو (یعنے خرچ راہ اور رستہ کا خوف نہو) تو تو حج کرے بولا کہ آپنے سچ فرمایا ہمکو تعجب ہوا کہ آپ ہی پوچھتا ہے اور آپ ہی سے کہتا ہے کہ سچ کہا (حالانکہ پوچھنے والا لاعلم ہوتا ہے اور تصدیق کرنیوالا ذی علم ہوتا ہے پس یہ دونوں کام ایک شخص کیسے کریگا) پھر وہ شخص بولا کہ آپ یہ بتائے کہ ایمان کیا ہے آپنے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو دل سے اللہ اور اوسکے فرشتوں کا یقین کرے (کہ اللہ کے پاک بندے ہیں اور اوس کا حکم بجا لاتے ہیں اللہ نے اونکو بڑی طاقت دی ہے) اور اوسکے پیغمبروں کو سچا جانے (کہ وہ اللہ کی طرف سے مخلوق کی ہدایت کیلئے بھیجے گئے ہیں۔ اور قیامت کا یقین کرے (کہ اوس دن حساب کتاب ہوگا اور برے اعمال کی جانچ اور پڑتال ہوگی) اور تقدیر کا یقین کرے کہ برا اور اچھا سب خدا کی طرف سے ہے (یعنے سب کا خالق وہی ہے) پھر اوس شخص نے پوچھا کہ آپ یہ بتلائیے کہ احسان کیا ہے آپنے فرمایا احسان یہ ہے تو خدا کی عبادت اس طرح سے دل لگا کر کر جیسا کہ تو اوس کو دیکھ رہا ہے اگر ایسا نہ ہو تو خیر یہ سمجھ لے کہ وہ تجھکو دیکھ رہا ہے ف سبحان اللہ جناب سرور کائنات صلعم نے اس ایک چھوٹے سے جملے میں سارے تصوف اور سلوک کو بیان کر دیا خلاصہ سارے تصوف کا یہی ہے کہ بندے کو خدا سے الفت اور محبت پیدا ہو اور خدا کا خیال ہر وقت بندے کے دل میں لگا رہے اعلیٰ درجہ اوس کا یہ ہے کہ بندہ خدا کی یاد میں ایسا محو ہو کہ اپنے خودی کی بھی اوس کو خبر نہو اور سوائے خدا کے کچھ نظر نہ آوے گو ظاہری آنکھوں سے دنیا کی چیزیں دیکھے اور کانوں سے لوگوں کی باتیں سنے لیکن جب دل خدا سے لگا ہے تو ظاہری آنکھ اور کان مردے کی آنکھ اور کان کی طرح کھلی ہوئی ہے آنکھ دیکھتی ہے اور کان سنتی ہے لیکن وہ بات

اور لو مالک حقیقی کیطرف لگی ہوئی ہو اسی کو وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود کہتے ہیں جو اعلیٰ رتبہ ہو فقیروں اور صوفیوں کو اور خدا کے پاک بندونکو حاصل ہوتا ہو اور ایک مرتبہ ادنیٰ ہو۔ اگر اعلیٰ مرتبہ حاصل نہو سکے تو خیر ادنیٰ ہی کو حاصل کرنیکے لئے کوشش کرے وہ یہ کہ خدا کو ہر وقت حاضر اور ناظر جانے اور یہ یقین کرلے کہ میں اوسکا غلام ہوں اور وہ میرا آقا اور مالک ہے جو میری سب حرکات اور سکنات یہانتک کہ قلب کے خطرات اور خیالات کو بھی جانتا ہے پھر اوس کی عبادت کی وقت دوسری چیز و نمیں دل لگانا اور وہ وسوسونکو راہ دینا شیطانکا کام ہے۔ کوئی ساکام کیوں نہو جو کام انسان شب و روز کرتا ہے اگر خدا کو ہر وقت حاضر ناظر جانکر کرے تو اوس کے سب کام اچھے ہونگے اور وہ بہت سارے گناہوں سے بچ رہے گا اس واسطے کہ جو غلام اپنے حقیقی آقا کو ہر وقت حاضر اور ناظر سمجھتا ہے وہ ہر امور میں حتی کہ نشست و برخاست اور چلنے پھرنے اور کھانے اور پینے میں مالک کی اطاعت سے ذرا بھی انحراف نکریگا ؎ حضوری گر ہمی خواہی ازو غافل مشو حافظ ؛ متی ما تلق من تہوی دع الدنیا واہملہا ؛ امام نووی فرماتے ہیں کہ مقصود اس کلام سے یہ ہے کہ بندہ عبادت میں اخلاص کرے اور دل لگاوے یعنے عبادت بہت خشوع اور خضوع سے کرے اور فی الحقیقت یہی بات ہے کہ جو بندہ خدا کی اطاعت نہیں کرتا اگرچہ کہ وہ بھی بندہ ہے لیکن ایسا بندہ ہے جو گندہ ہے اور جو بندہ اطاعت گذار ہے وہ ہی مالک کا حقیقی بندہ ہے ؎ گر تو خواہی حُرّی و دل زندگی ؛ بندگی کن بندگی کن بندگی ؛ زندگی مقصود بہر بندگی است ؛ زندگی بے بندگی شرمندگی است ؛ جز خضوع و بندگی و اضطرار ؛ اندریں حضرت ندارد اعتبار ؛ ہر کہ اندر عشق یابد زندگی ؛ کفر باشد پیش او جز بندگی ؛ ذوق باید تا دہد طاعات بر ؛ مغز باید تا دہد دانہ شجر ؛ قاضی عیاض رح کہتے ہیں کہ یہ حدیث ایسی جامع ہے کہ تمام شریعت کے علوم اس سے نکل سکتے ہیں ف پھر وہ شخص بولا آپ یہ بتائیے کہ قیامت کب ہوگی آپنے فرمایا جس سے پوچھتے ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا یعنے میں تم سے زیادہ نہیں جانتا ف یعنے قیامت کا وقت سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہیں امام نووی رح فرماتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مفتی اور عالم سے جب کوئی ایسی بات پوچھی جاوے جسکو وہ نہیں جانتا ہو تو یوں کہنا چاہئے کہ مجھکو معلوم نہیں اور یہ کہنا اوسکے ذلت اور نقصان کا باعث نہیں ہے

بلکہ اوسکے کمال ورع اور تقوی کی دلیل ہی جیسا کہ بڑے بڑے امام بہت سے مسائل میں سکوت کیا اور کہا کہ ہمکو معلوم نہیں ت پھر وہ شخص بولا کہ اوسکی نشانیاں بتلائی آپ نے فرمایا ایک نشانی یہہ ہی کہ لونڈی اپنے مالک کو جنیگی ف یعنی لونڈیاں بہت پکڑی جاینگیں اور لونڈی اولاد بہت ہوگی اور ظاہر ہی کہ لونڈی بھی شریعت کی روسے ایک مال ہی اور باپ کا مال اوسکے بعد بیٹے کا ہوتا ہی۔ تو بیٹا بعد مرنے باپ کے اپنے مان کا مالک ہوگا بعضوں نے کہا کہ مراد یہہ ہی کہ لوگ ماؤں کی عزت اور حرمت چھوڑ دینگے اور ماں سے وہ سلوک کرینگے جو لونڈی سے کرتے ہیں خدا پناہ میں رکھے اس زمانہ میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنی ماں کا ادب نہیں کرتے ت دوسری نشانی یہہ ہی کہ تو دیکھیگا ننگوں کو جنکے پاؤں میں جوتا نہیں تھا تن کو کپڑا نہ تھا وہ بڑی بڑی عمارت بنا رہے ہیں ف یعنی دنیا کی حالت میں بڑا انقلاب ہوگا جو لوگ مفلس قلاش ہوگئے تھے وہ امیر مالدار ہوجاوینگے اور جو امیر مالدار تھے وہ مفلس اور محتاج ہوجاوینگے ت عمر بن الخطاب فرماتے ہیں کہ پھر وہ شخص چلا گیا میں بڑی دیر تک ٹھیرا رہا بعد اوسکے آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عمر تم جانتے ہو کہ یہ پوچھنے والا کون تھا آپ نے فرمایا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا وہ جبرئیل تھے جو تمکو تمہارا دین سکھلانے کیلیے آئے تھے غرضکہ اس حدیث سے ایمان مفصل کا علم نکلتا ہے کہ جو سکھایا اور پڑھایا جاتا ہے۔

۷۔ **کلمہ ایمان مفصل** اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ (ترجمہ) میں اللہ پر اور اوسکے فرشتوں پر اور اوسکے کتابوں پر اور اوسکے رسولوں پر اور آخرت پر ایمان لایا اور میں نے اس بات کی تصدیق کی کہ بھلائی اور برائی خدا ہی کی طرف سے ہی اور بعد مرنیکے زندہ ہونا یقینی ہے۔

باب ۴ عقائد کا بیان

فصل (۱) اللہ پر ایمان لانے کا ذکر

عقیدہ (۱) اللہ تعالے کی ذات اور صفات کا یقین کرنا ضرور ہی۔ اللہ تعالی کی کوئی نام میں اور نہیں ہے

بعض اسم ذات ہیں اور بعض اسمار صفات جیسا کہ ایک حدیث شریف ان ناموں کی بابت آئی ہے۔ ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے ننانوے نام ہیں جو انکو یاد رکھے وہ جنت میں
داخل ہوگا پھر آپ نے اون ناموں کو گن کر فرما دیا اون ناموں کے معانی اور مطالب میں غور کرنے سے اللہ تعالی کی
عظمت اور شان نظر آتی ہے اور اوسکی ذات اور صفات کا اجمالی علم ہو سکتا ہے ذیل میں مطالب اسمار الہی ہُوَ اللّٰہُ
الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اللہ تعالی کہ سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اوسکی ذات قدیم ہے اوسکی قدرت کامل
(صرف نام اللہ اسم ذات ہے اور باقی نام اسمار صفات ہیں) اَلرَّحْمٰنُ دنیا میں سب پر مہربان خواہ وہ مومن
ہوں یا کافر اَلرَّحِیْمُ آخرت میں مومنوں کے حق میں مہربان اَلْمَلِکُ سب کا بادشاہ اَلْقُدُّوْسُ ہر عیب
ونقصان سے پاک اَلسَّلَامُ خود بھی صحیح وسالم بندوں کو بھی صحیح وسالم رکھنے والا اَلْمُؤْمِنُ مومنوں کو ہول
قیامت اور عذاب دوزخ سے امن دینے والا اَلْمُھَیْمِنُ ایسا امانتدار کہ اطاعت گذار بندوں کے ثواب میں
رائی برابر بھی کمی نہیں کرتا اور نہ اونکے ثواب دینے سے تھکتا ہے اَلْعَزِیْزُ ایسا عزتدار عالیشان ہے کہ اوس تک
رسائی ہر کسی کی دشوار ہے اَلْجَبَّارُ بندوں کی حالت کا درست کرنیوالا شکستہ دلوں کی خبر لینے والا اونکی
تکلیفوں کو دور کر کے راحت دینے والا اَلْمُتَکَبِّرُ ایسا کبیر الشان ہے کہ بندوں سے اگر بات بھی کرتا ہے تو بذریعہ
رسول کے وحی بھیجکر اَلْخَالِقُ تمام عالم کو عدم سے وجود میں لانیوالا اَلْبَارِئُ بے نمونہ دیکھے ہر چیز کو بنانے والا
اَلْمُصَوِّرُ ہر چیز کو اوسکے مناسب شکل وصورت دینے والا اَلْغَفَّارُ بندوں کے گناہوں کو دنیا اور آخرت میں
ڈھانکنے والا اَلْقَھَّارُ مخلوقات کی تدبیر اپنے منشار کے موافق کرنیوالا۔ یا ایسا غالب کہ اوسکو کوئی مغلوب
نہ کر سکے یا بڑے بڑے سرکشوں کا سر نیچا کر دینے والا اَلْوَھَّابُ اقسام اقسام کے انعامات کا کثرت سے دینے والا۔
اَلرَّزَّاقُ بندوں کا ہر حال میں روزی رسان اَلْفَتَّاحُ اوسکے رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اَلْعَلِیْمُ
ہر ہر ذرے کا اوسکو علم ہے اَلْقَابِضُ وہ جب چاہے بندوں کے رزق کو بند کر دے اَلْبَاسِطُ جب چاہے بندوں کے رزق کو
کشادہ کر دے اَلْخَافِضُ مغرور سرکشوں کو پست کر دے اَلرَّافِعُ مومنین منکسرین کو بلند کر دے اَلْمُعِزُّ جسکو چاہے
عزت دے اَلْمُذِلُّ جسکو چاہے ذلت دے اَلسَّمِیْعُ ہر آواز کو سنتا اَلْبَصِیْرُ ہر چیز کو دیکھتا اَلْحَکَمُ اوسکے سب
اقوال وافعال منصفانہ ہیں اَلْعَدْلُ بڑا عادل ومنصف اَللَّطِیْفُ مہربان باریک دان اَلْخَبِیْرُ سب

چیزونسے ایسا باخبر کہ اونکو یقینی طور پر جاننے والا اَلْحَلِیْمُ ایسا بردبار کہ باوجود گناہونکے گرفت نہیں کرتا دنیہ
فرمان برداروں اور نافرمانوں دونوں پر اوسکی انعامات اور مہربانیاں ہیں اَلْعَظِیْمُ اوسکی شان ایسی عالی ہے کہ و
وخیال کی رسائی وہانتک دشوار ہے اَلْغَفُوْرُ بندونکی خطاؤں سے ایسا چشم پوش ہے کہ اوسکی معافی مواخذہ
بڑھی ہوئی ہے اَلشَّکُوْرُ اطاعت گذار بندونکا قدردان ہے اَلْعَلِیُّ وہ سب سے اوپر اوس سے اوپر کوئی نہیں اَلْکَبِیْرُ
ایسا عظیم الشان ہے کہ مخلوق کی صفات سے بالکل پاک ہے اور اونکی اطاعت اور فرمانبرداری کا محتاج نہیں اَلْحَفِیْظُ
مخلوقات کا ہر حال میں نگہبان اَلْمُقِیْتُ کائنات کا قوت دہندہ اَلْحَسِیْبُ تمام عالم کو کافی یا تمام لوگ
اعمال کا اور اقوال کا ایسا حساب دان کہ بغیر گنتے اور اندازہ کرنیکے ہر چیز کا شمار اور اندازہ بتادے اور نہ
جلد حساب لیلے اَلْجَلِیْلُ ایسا جلیل الشان کہ اوسکی اطاعت سب پر واجب الاذعان ہے اَلْکَرِیْمُ
ایسا سخی کہ اوسکی سخاوت کی انتہا نہیں اَلرَّقِیْبُ ایسا نگہبان کہ مخلوقات کی نگہبانی سے ایکدم غافل نہیں اَلْمُجِیْبُ
حاجت مندونکی حاجت برلانیوالا اور دعا کرنیوالونکی دعا قبول کرنیوالا اَلْحَکِیْمُ حاکم باحکمت استوار اَلْوَدُوْدُ
نیکونکا محبوب اہل معرفت کا محب اَلْوَاسِعُ اوسکی رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اَلْمَجِیْدُ ایسا ذی عزت و شا
کہ اوسکی بارگاہ تک بڑے بڑے لوگونکی رسائی مشکل باوجود اسکے یہہ سب کی خبر رکھنے والا اور اونپر مہربانی کرنیوالا ہے
اَلْبَاعِثُ قیامت میں حساب کتاب کیلیے وہی سبکو قبروں سے زندہ اوٹھائیگا اَلشَّہِیْدُ سب چیزوں سے
ایسا واقف کہ کوئی چیز اوس سے پوشیدہ نہیں اور سب اوسکے حضور میں موجود ہیں اَلْحَقُّ اوسکے وجود کا اقرار لا
اوسکو انکار کی گنجایش نہیں اوسکے ذات اور صفات میں کسی طرح کا شبہ نہیں اَلْوَکِیْلُ سارے عالم کی سب امو
کارساز اور سب کی روزی کا ضامن اَلْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ ایسا صاحب قوت جو کسی حال میں عاجز نہ ہو ایسا
جو کبھی نہ تھکے اَلْوَلِیُّ بیکس غریبوں اور یتیموں کا معین اور متولی اَلْحَمِیْدُ ایسا محمود کہ جو ہر طرح کی تعریف کا شایاں
اَلْمُحْصِیْ اوس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے کوئی ذرہ بھی اوسکی علم سے پوشیدہ نہیں اَلْمُبْدِئُ بیمثال
عالم کا پیدا کرنیوالا اَلْمُعِیْدُ دنیا میں بندونکو مار کر آخرت میں پھر زندہ کرنیوالا اَلْمُحْیِیْ وہی جلانیوالا ہے
اَلْمُمِیْتُ وہی مارنیوالا ہے اَلْحَیُّ اپنی ذات سے زندہ ہے اَلْقَیُّوْمُ بذات خود قایم ہے سب چیزونکو تھامے
ہوئے ہے اَلْوَاجِدُ اوس سے کوئی چیز چھوٹ کر جا نہیں سکتی یا ایسا غنی کہ اوسکو کسی بات کی احتیاج نہ

الماجد صاحب شرف الواحد ایسا یکتا جسکا ثانی نہیں الصمد ایسا سردار جو ہمیشہ ہی اور نہ کھاوے
نہ پیئے سب اوسکی محتاج وہ سب سے بے نیاز القادر ہر چیز پر قدرت رکھنے والا المقتدر ہر چیز پر اپنی
قدرت کو پوری طور پر ظاہر کرنیوالا المقدم جسکو چاہی مراتب عالیہ پر آگے کردے المؤخر جسکو چاہی مراتب
عالیہ سے ہٹا کر پیچھے کردے الاول سب سے پہلے وہی اوس سے پہلے کوئی نہیں الآخر سب کے بعد وہی اور اوسکے
بعد کوئی نہیں الظاہر اپنی آثار قدرت سے ظاہر ہی جسکو سب جانتے ہیں الباطن اپنی حقیقت سے
پوشیدہ ہی جسسے کوئی آگاہ نہیں الوالی ہر چیز پر اوسکا تصرف کرنیوالا المتعالی اولاد اور ازواج اور
جوارح اور اعضا سے اوسکی شان منزہ ہی البر بندوں کے حقمیں ایسا مہربان ہی کہ اونکی فراخی چاہتا ہی اونکے
حقمیں تنگی ڈالنا نہیں چاہتا ایک نیکی کے بدلے دس نیکیاں لکھتا ہی اور برائی کے عوض ایک ہی برائی التواب
گڑگڑانیوالے بندے جو اپنی گناہوں سے توبہ کرکے اوسکے طرف متوجہ ہو جاتی ہیں اونکی طرف نظر رحمت سے پھر رجوع
کرتا ہی المنتقم بدکاروں سے بدلا لینے والا العفو گنہ گاروں کے گناہوں کو بخشنے والا اور اونکی خطاؤں کو
ثواب سے بدل دینے والا عجب تاثیر دکھلائی کسی کی بے نیازی نے خطائیں ہوگئیں ساری ثواب آہستہ آہستہ
الرؤف بندوں پر ایسے سخت احکام جاری نہیں فرماتا جسکو وہ کر نہ سکیں مالک الملک شہنشاہ ذوالجلال
والاکرام اوسکی شان ایسی عالی ہی کہ اوسکے دبدبے اور قہر سے سب خائف اور لرزان ہیں اور ایسا ذی
کرم ہی کہ سب اوسکی ثنا گوئی میں رطب اللسان ہیں المقسط خود بھی عادل ہی اور دوسروں کو بھی عدل کی
توفیق دینے والا ہی الجامع قیامت میں سب کو جمع کریگا الغنی سب اوسکے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں
المغنی دوسروں کو بھی غنی کرنیوالا ہی المانع روکنے والا بھی وہی ہی الضار النافع ضرر دینے والا
ویسے نفع دینے والا بھی ویسے النور خود بھی ظاہر ہی غیر کو بھی ظاہر کرنیوالا ہی الہادی سیدھا رستہ بتانے
والا وہی ہی (جو اوس تک پہونچاوے) البدیع نادر اختراعات اور گوناگوں ایجادات کا موجد وہی ہی
الباقی وہ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہیگا الوارث فنائے عالم کے بعد ساری کائنات کا فی الحقیقت وہی وارث ہی
اور سب کائنات اوسی کی میراث ہی الرشید سبکا راہنما مرشد اور پیر وہی ہی الصبور ایسا تحمل والا ہے
کہ گناہگاروں کے عذاب دینے میں جلدی نہیں کرتا بلکہ اونکو توبہ کی مہلت دیتا ہے۔

اسکے سوا اور بھی ذات باری تعالیٰ کے اوصاف ہیں مثلاً وعدہ کا سچا سب کی پرورش کرنیوالا فریاد رس
خوبصورت۔ صاحب تدبیر۔ اوسکا مثل کوئی نہیں وہ ویسا ہی ہے جیسی اوسکی شان ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہ
سب کو دیکھتا ہے اور اوسکو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ آسمان سے پانی برساتا اور اوس سے ہر قسم کے میوے اوگاتا ہے
انواع اور اقسام کی چیزیں پیدا کرتا ہے غرضکہ تمام صفات کمالیہ سے اوسکی ذات موصوف ہے۔ اللہ تعالیٰ کی
ذات کا منکر کافر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی اون صفات کا منکر بھی کافر ہے جو نص قرآن اور حدیث صحیح سے ثابت ہیں

(**عقیدہ ۲**) مخلوق کی صفتوں سے ذات باری تعالیٰ پاک ہے اور جہاں کہیں ایسے صفات آئی ہیں
جیسے ہنسنا یا تعجب کرنا یا اوترنا یا چڑھنا ان سب اوصاف کے معنے ہم اوسی طرح سمجھیں جیسا کہ شرع میں
وارد ہوئے ہیں اون معنوں کی تاویل کرنا یا اونکا انکار کرنا یا اون صفات کی تشبیہ کسی دوسری چیز کے ساتھ دینا
برا ہے مثلاً ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام کرنا ایسا ہے جیسا کہ ہم کلام کرتے ہیں یا اللہ کا تعجب کرنا ایسا ہے جیسے
ہم کرتے ہیں یا اللہ کا ہنسنا ایسا ہے جیسے ہم ہنستے ہیں بلکہ جیسی اوسکی شان ہے ویسی ہی اوسکی ہنسی وغیرہ ہے
لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں تبدیلی نہیں ہوتی
کیونکہ اوسکی ذات قدیم ہے۔

(**عقیدہ ۳**) جو کچھ عالم میں بھلائی یا برائی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اوسکے ہونے سے قبل اوسکو جانتا ہے اور
اوسی جاننے کے موافق پیدا کرتا ہے اسکو تقدیر پر ایمان لانا کہتے ہیں بھلی باتیں جیسے اوسکی پیدا کی ہوئی ہیں
بری باتیں بھی اوسی کی پیدا کی ہوئی ہیں اون کی پیدا کرنے میں بہت سے راز ہیں جنکو اللہ ہی خوب جانتا ہے
ہر کوئی اوسکو نہیں جان سکتا باوجود برایوں کی پیدا کرنیکے پھر برایوں سے راضی نہیں کیونکہ کسی بات کا
پیدا کرنا اور چیز ہے اور کسی بات سے راضی ہونا اور چیز بندونکو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے
وہ بھلے اور برے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں مگر بندونکو کسی کام کی پیدا کرنیکی قدرت نہیں ہے برے
کام سے اللہ تعالیٰ ناراض اور نیک کام سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

(**عقیدہ ۴**) اللہ تعالیٰ نے بندونکو ایسے کام کرنیکا حکم نہیں دیا جو بندونسے نہو سکے۔

(**عقیدہ ۵**) کوئی چیز خدا کے ذمہ ضرور نہیں جو کچھ کرے اوسکا فضل ہی فضل ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵
... ثابت ... من قرأ حرفا من کتاب اللہ فلہ بہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالہا لا اقول الم حرف الف حرف ولام حرف ومیم حرف [illegible]

فصل ۲ جناب سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اگلی انبیا پر ایمان لانیکا بیان

عقیدہ ۵ ـ جناب سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اگلی انبیا علیہم السلام پر ایمان لانا دین کا ضروری امر ہے۔ پیغمبروں کے بھیجنے میں اللہ تعالی کی بہت کچھ حکمتیں ہیں ان حکمتوں میں سے ایک حکمت مخلوق کی ہدایت مقصود ہے تمام انبیا گناہوں سے پاک ہیں اور اونکی تعداد اللہ تعالی ہی کو معلوم ہے پیغمبروں کا منصب رسالت سے سرفراز ہونا ایک عطاء ربانی ہے جسکو اللہ تعالی اہل سمجھتا ہے اوسکو منصب رسالت عطا فرماتا ہے کسی کا اختیاری فعل نہیں ہے جو اکتساب سے حاصل ہو سکے پیغمبروں میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام ہیں اور سب کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان پیغمبروں میں یہ پیغمبر مشہور ہیں جن کا قرآن میں ذکر آیا ہے۔ ابو البشر آدم علیہ السلام ۔ نوح بن ملک بن متوشلخ ابن خنوخ یعنے ادریس بن برد علیہ السلام ۔ ابراہیم بن آذر علیہ السلام ۔ اسمٰعیل بن ابراہیم علیہما السلام ۔ یعقوب بن اسحٰق علیہما السلام ۔ یوسف بن یعقوب علیہما السلام ۔ لوط بن ہاران بن آذر علیہ السلام ۔ صالح بن عبید علیہ السلام ۔ شعیب بن میکیل علیہ السلام ۔ موسی بن عمران علیہ السلام ۔ ہارون بن عمران علیہ السلام ۔ ہود بن عبداللہ علیہ السلام ۔ داؤد بن ایشا علیہ السلام ۔ سلیمان بن داؤد علیہما السلام ۔ ایوب بن اموص علیہ السلام ۔ ذوالکفل ابن ایوب علیہما السلام ۔ یونس بن متی علیہ السلام ۔ الیاس بن یٰسین علیہ السلام ۔ الیسع بن اخطوب علیہ السلام ۔ زکریا بن برخیا علیہ السلام ۔ یحیٰی بن زکریا علیہما السلام ۔ عیسٰی بن مریم علیہما السلام ۔ محمد بن عبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام ان سب پیغمبروں میں پانچ پیغمبر اولو العزم ہیں حضرت جناب سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ السلام ۔ حضرت نوح علیہ السلام ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ۔ حضرت موسی علیہ السلام ۔ حضرت عیسی علیہ السلام ۔

عقیدہ ۶ ـ پیغمبروں میں بعض کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہوا ہے۔ سب سے زیادہ مرتبہ جناب سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا ہے۔ کئی وجوہات سے ایک تو یہ کہ خود جناب سرور کائنات

حاشیہ ([illegible]) صفحہ ۱۸ دیکھیے

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ بَنِیْ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ (ترجمہ) ہم بنی آدم کے سردار ہیں
اور یہ بات میں فخر سے نہیں کہتا بلکہ اظہار نعمت ہے جو امر واقعی ہے۔ دوسری جگہ آپ ارشاد فرماتے ہیں
لَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا مَا وَسِعَہٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ۔ (ترجمہ) اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو انکو بھی
میری اتباع کرنا ہوتی تیسری یہ کہ جو جو کمالات اگلے انبیاؤں میں تھے وہ سب آپکی ذات مقدسہ میں
جمع تھے ؎ حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری ۔ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری۔
زلف مشکین تن سیمین لب گویا داری ۔ اثر معجز عیسیٰ بسخنہا داری ۔ چوتھے یہ کہ آپ
قیامت میں سب سے پہلے قبر شریف سے برآمد ہونگے پانچویں یہ کہ آپ سب سے پہلے شفاعت
کریں گے چھٹے یہ کہ سب سے پہلے آپکی شفاعت قبول ہوگی ساتویں یہ کہ آپکی بشارت اگلے
پیغمبروں نے دی ہے آٹھویں یہ کہ اگر سیر اور حدیث کی کتابیں اوٹھا کر دیکھی جاویں تو ان سے معلوم
ہوجاویگا کہ آپکے اخلاق کریمانہ اور خصایل پسندیدہ اور ارشادات حکیمانہ اور عبادات مرضیہ ایسے تھے
کہ منکر سے منکر بھی اگر آپ کو سچی نگاہ سے دیکھ لیتا آپکے نبوت کی فوراً تصدیق کرتا غرضکہ وجود مبارک
جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا خود آپکی نبوت کی دلیل ہے ؎ آفتاب آمد دلیل آفتاب ۔
گر دلیلت باید ازوے رو متاب ؎ ہر جلوہ جمال تو انداز دیگر است ۔ ہر نغمہ کمال ترا ساز دیگر است
اعجاز حسن را بسخن نیست احتیاج ۔ ہر غمزہ ز چشم تو اعجاز دیگر است ۔ ؎ نگار من کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت
بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد ۔ آپکے رسالت کی تصدیق دین کا ضروری امر ہے اور آپکی
رسالت کا منکر کافر ہے۔ بغیر آپکے رسالت کی تصدیق کے توحید حاصل نہیں ہوسکتی آپکے بعد
قیامت تک کوئی پیغمبر نہیں آئیگا۔ قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہونگے آپ ان سب کے پیغمبر ہیں۔

عقیدہ ۸ - جناب سرور کائنات کی امت سب امتوں سے بہتر ہے اور آپکی
شریعت مکمل شریعت ہے اور آپکا دین سب دینوں کا ناسخ ہے۔

عقیدہ ۹ - ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ
مکہ سے بیت المقدس تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور سدرۃ المنتہیٰ تک اور اوس سے آگے

(۵) دیکھو صفحہ ۱۹ ، حاشیہ

جہانتک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا رات ہی رات میں پہونچادیا اور پھر مکہ میں واپس لے آیا اسکو معراج کہتے ہیں۔ نفس معراج کی تصدیق دین کا ضروری امر ہے۔ جو نص قرآنی اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے ؛

فصل ۳ فرشتوں پر ایمان لانیکا بیان

عقیدہ ۱۰ - فرشتوں کی تصدیق کرنا دین کا ضروری امر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو ہماری نگاہوں سے پوشیدہ رکھا ہے۔ اون کا مرد یا عورت ہونا ہمکو کچھ نہیں بتلایا گیا بہت سے کام اونکے سپرد ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے وہ نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں ذکر الٰہی اون کا شغل ہے اونمیں سے بعض کے دو دو اور بعض کے تین تین اور بعض کے چار چار پر ہیں اور بعض کے اس سے بھی زیادہ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو چھ سو پروں کے ساتھ دیکھا ایک پر کا فاصلہ دوسرے پر سے اسقدر تھا جیسا کہ مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہے فرشتوں میں آٹھ فرشتے ایسے ہیں جو پروردگار کے عرش کو تھامے ہوئے ہیں فرشتوں میں چار فرشتے مشہور ہیں ایک جبرئیل علیہ السلام جنکو وحی اور کفار پر عذاب نازل کرنیکی خدمت ہے (۲) میکائیل علیہ السلام جنکو رزق پہونچانے اور بارش برسانے کی خدمت ہے (۳) عزرائیل علیہ السلام جنکو قبض ارواح کی خدمت ہے۔ (۴) اسرافیل علیہ السلام جنکو صور پھونکنے کی خدمت ہے۔ علاوہ انکے اور فرشتے بھی ہیں۔ جیسے کراماً کاتبین جو رات اور دن بندوں کے نیک اور بری کاموں کو لکھتے ہیں اور منکر نکیر ہیں جو قبر میں دین پوچھنے کے لئے آویں گے ہاروت اور ماروت جو چاہ بابل میں قید ہیں اور جیسے

رعد۔ برق۔ مالک۔ قعید وغیرہ نفس ملایکہ کا انکار کفر ہے۔ اور ملایکہ کے ایسے معنے لینا جو قرآن اور حدیث سے ثابت نہ ہوں وہ زندقہ ہے ؛

حاشیہ (۳) صفحہ ۲۰ دیکھو

فصل ۴ قرآن مجید اور کتب آسمانی پر ایمان لانیکا ذکر

عقیدہ ۱۱ (۱) قرآن شریف اور آسمانی کتابوں پر ایمان لانا دین کا ضروری امر ہے اللہ تعالےٰ نے
چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اتاری ہیں تاکہ وہ
اپنی امتوں کو دین کی باتیں بتائیں ان کتابوں میں اوامر اور نواہی اور وعد اور وعید اور دعائیں
وغیرہ ہیں ان سب کتابوں میں افضل اور جامع کتاب قرآن عظیم الشان ہے کئی وجوہات سے ایک
تو یہ کہ وہ خلاصہ سب آسمانی کتابوں کا ہے دوسری یہ کہ وہ افضل رسل یعنے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
نازل ہوا ہے تیسری یہ کہ وہ خود ایسا زندہ معجزہ جناب سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
جو قیامت تک باقی رہیگا اور اوسکے معجزہ ہونیکی مختصر دلیل یہی ہے کہ باوجود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
امی ہونیکے ایسا بلیغ اور فصیح کلام آپ سے صادر ہوا جو انسان کی طاقت بشری سے خارج تھا اور
بلیغ سا بلیغ شخص سنکر یہی کہدیتا تھا کہ یہ کلام بشر کا کلام نہیں ہے بلکہ خدا کا کلام ہے اور عرب
باوجود اپنی فصاحت اور بلاغت پر نازاں ہونیکے ایک آیت بھی اوسکے مثل نہ لاسکے
چوتھے یہ کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جسمیں اجمالاً اگلے اور پچھلے واقعات کی سب خبریں اور ہر ہر
علوم کا اجمالی بیان موجود ہے بشرطیکہ اوسکو کوئی سمجھے اور اوسکے مضامین میں غور اور خوض
کرے اور باوجود مختصر اور مشکل ہونیکے آسان بھی ایسا ہے کہ جس کسی نے ذراسی بھی اردو پڑھ لی ہے
بہت جلد ذراسی توجہ میں اوسکو حاصل کر سکتا ہے اور اب بحمد اللہ اس وقت تک قرآن مجید کے
متعدد ترجمے ہوچکے ہیں غرضکہ قرآن ایک ایسا مختصر قانون الٰہی ہے کہ جسمیں مسلمانوں کی دینی اور
دنیوی سب معاملات اور عبادات طے ہوسکتے ہیں افسوس ہے کہ مسلمان ایسی جامع کتاب کو
چھوڑ کر دوسری کتابوں کی طرف لگ گئے ہیں اگر ہمارے اس زمانہ کے علما اسطرف توجہ کریں اور
قرآن میں جو کچھ علوم ہیں اونکی الگ الگ ترتیب دیں تو ایک بہت بڑا دینی کام ہوجاوے

چنانچہ اس احقر نے چند رسالے علوم قرآن کے اردو میں ترتیب دئے ہیں اگر اللہ تعالی اونکے طبع کا
بندوبست کرا دے تو انشاء اللہ تعالی وہ بھی شایع ہونگے ۔ مُخدّرات سراپردہ ہائے قرآنی
چہ دلبر اند کہ دل می برند پنہانی ۔

ب ۔ قرآن عظیم الشان اللہ کا کلام ہے جو مخلوق نہیں ہے اور وہ یہی ہے جو صحیفوں میں لکھا ہوا ہے اور حافظوں کے
سینوں میں موجود ہے اور جو صحیح تلفظ سے پڑھا جاتا ہے اور کانوں سے سنا جاتا ہے ۔

ج ۔ قرآن مجید آخری کتاب ہے اب کوئی کتاب آسمان سے نہیں اتریگی قرآن کے احکامات
قیامت تک جاری رہینگے دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے اپنی مرضی کے موافق ردّ و بدل کر دیا
اور اوسمیں تحریف کر دی مگر قران مجید کی نگہبانی کا اللہ تعالی نے وعدہ کر لیا ہے اوسکو کوئی بدل
نہیں سکتا قرآن مجید کے بعد توریت شریف کا مرتبہ ہے یہ کتاب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل
ہوئی ہے تمام انبیائے بنی اسرائیل کی یہی کتاب مدار عمل رہی ۔ اوسکے بعد انجیل شریف کا مرتبہ ہے
یہ کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اوسکے بعد زبور شریف کا مرتبہ ہے جو داؤد
علیہ السلام پر نازل ہوئی ہے اسمیں اکثر دعائیں ہیں قرآن شریف کے آنے سے یہ سب کتابیں منسوخ
ہو گئیں لیکن اونکی عظمت اور تصدیق ضروری ہے جیسا کہ آیت قرآنی سے معلوم ہوتا ہے ۔
قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ
وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَانُفَرِّقُ
بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۔ بعض لوگ اہل کتاب سے مناظرہ کرتے وقت
کتب آسمانی یعنے توریت اور انجیل کی توھین کرتے ہیں اور ایسے توھینی الفاظ کتب آسمانی کی
نسبت کہہ جاتے ہیں کہ جن سے ایمان جاتا رہتا ہے ایسے کلام سے احتراز کرنا چاہئے اور اہل کتاب سے
عمدہ طریق سے بحث کرنا چاہئے کیونکہ کسی کتاب کے منسوخ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اوس کی
توھین کی جائے ۔ قرآن اور کتب آسمانی کا انکار کرنا کفر ہے ۔

فصل ۵ معجزہ اور کرامت اور استدراج کا بیان

عقیدہ ۱۲ - انبیاء کی صداقت کیلئے اللہ تعالیٰ نے انبیا کو معجزے عنایت کئے ہیں۔ معجزات کا ماننا بھی ضرور ہے نفس معجزات کا انکار کفر ہے معجزات کی ظاہری معنوں سے انکار کرکے ان معنوں کی ایسی تاویل کرنا جو نص کے خلاف ہو الحاد ہے معجزات کا بیان قرآن اور حدیث میں جابجا آیا ہے۔

عقیدہ ۱۳ - جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور دنیا سے محبت نہیں رکھتا ہے اور سنت کا پیرو ہوتا ہے تو اوسکو ولایت کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے اور وہ ولی کہلاتا ہے جسکی تعریف ہم نے اوپر بیان کردی ہے ایسے شخص سے کبھی کبھی خلاف عادت امور سرزد ہوتے ہیں۔ (جیسے پانی پر چلنا ہوا پر اُڑنا تھوڑا کھانا بہت لوگونکو کافی ہوجانا غیب سے کھانا موجود ہوجانا خلاف موسم میوہ موجود پانا) جنکو ہم کرامت کہتے ہیں کرامت کو بھی ماننا چاہئے۔ کرامت اور معجزہ میں صرف اسی قدر فرق ہے کہ معجزہ نبی سے سرزد ہوتا ہے اور اثبات نبوت کی غرض سے اوس کا اظہار کیا جاتا ہے اور کرامت ولی سے سرزد ہوتی ہے جسکے ساتھ دعوی نبوت نہیں ہوتا کرامت کا ثبوت بھی قرآن اور حدیث اور اولیاء اللہ کے تذکروں سے ملتا ہے۔

عقیدہ ۱۴ - بعض وقت کسی کافر یا فاسق سے بھی خلاف عادت امور سرزد ہوتی ہیں ایسی باتوں کو استدراج کہتے ہیں ایسی باتوں کا یقین نہیں کرنا چاہئے بلکہ اونکو وسوسے شیطانی سمجھنا چاہئے جو باغوائے شیطان کافر یا فاسق سے صادر ہوتی ہیں۔ استدراج میں اور معجزہ اور کرامت میں بہت ہی بڑا فرق ہے۔ اولاً معجزہ اور کرامت کا صدور نیک شخص سے ہوتا ہے اور استدراج کا ظہور بدشخص سے۔ دوسرے استدراج باسباب ظاہری ہوتا ہے اور کرامت اور معجزہ بلا اسباب ظاہری تیسرے کبھی استدراج کا اثر الٹا ہوتا ہے یعنے فائدہ کی جگہ پر

نقصان ہوتا ہے چوتھے استدراج کا اثر دیر تک نہیں رہتا پانچویں قلب میں اوس سے کدورت پیدا ہوتی ہے۔ چھٹے استدراج سے مقصود ہدایت نہیں ہوتی بلکہ گمراہ کرنا یا اپنا کرشمہ دکھلانا یا نظر بندی کر دینا مقصود ہوتا ہے۔ جادو ہو یا مسمریزم شعبدہ ہو یا بھان متی کا تماشہ گلا روز ہونیکا کھیل ہو یا اہل یورپ کے ایجادات یہ سب استدراج میں داخل ہیں۔ بعض استدراج (مثلاً جادو یا مسمریزم وغیرہ کو) یقینی طور پر ماننے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

فصل ۶ صحابہ اور اہل بیت کا بیان

عقیدہ ۱۵۔ امت میں بعد انبیاء کے سب سے بہتر صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں اون سے ہر مسلمان کو محبت رکھنا ضرور ہے عامۃ صحابہ سے اچھا گمان رکھے اونکو برا کہنے سے اپنی زبان کو روکے جب کبھی ذکر آوے تو رضی اللہ عنہم سے اونکو یاد کرے اونکو برا کہنا یا اونکی نسبت بدگمانی کرنا گناہ کبیرہ ہے جس سے ہر مسلمان کو بچنا چاہیے اگر کوئی انکا قضیہ یا جھگڑا سننے میں آوے تو اوسکو اونکی بھول اور چوک محمول کرے زیادہ بحث نہ کرے کیونکہ صحابہ کے جھگڑے وغیرہ کے سمجھنے کے ہم مکلف نہیں ہیں صحابہ میں سب سے بڑھکر مرتبہ چار صحابیوں کا ہے جو خلفاء اربعہ کے نام سے مشہور ہیں پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر الصدیق ابن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ امت میں سب سے بہتر ہیں دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بن خطاب تیسرے خلیفہ حضرت عثمان بن عفان چوتھے خلیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب صحابہ میں دس صحابہ عشرہ مبشرہ کہلاتے ہیں اور وہ دس یہ ہیں حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ انکو عشرہ مبشرہ اسلئے کہتے ہیں کہ حضرت نبی نے انکے جنتی ہونیکی بشارت دی ہے۔ انکے علاوہ اور بھی صحابی ہیں جنکے نسبت جناب سرور کائنات صلعم نے جنتی ہونیکی صراحت کر دی ہے جیسے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ

[illegible] صحابہ [illegible] فضائل اہل بیت [illegible] والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم قال النبی صلعم اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوہم غرضا من بعدی فمن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم ومن آذاہم فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ ومن آذی اللہ فیوشک ان یاخذہ قال کنا فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نعدل بابی بکر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی صلعم لا نفاضل بینہم رواہ البخاری وفی روایۃ لابی داود قال کنا نقول ورسول [illegible]

حضرت صہیب رض حضرت ثابت رض بن قیس حضرت سعد بن معاذ رض حضرت بلال رض حضرت حارثہ
ابن سراقہ حضرت عمار بن یاسر رض بعد عشرہ مبشرہ کے اون صحابہ کا مرتبہ ہے جو جنگ بدر میں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہیں بعد اونکے اون صحابہ کا مرتبہ ہے جو جنگ احد میں حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہیں بعد اونکے اون صحابہ کا مرتبہ ہے جو بیعت رضوان میں جناب سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔

عقیدہ ۱۶ - صحابہ میں باعتبار اہل بیت ہونیکے سب سے بہتر صحابہ وہ ہیں جو جناب
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر انیکے ہیں اور وہ دو قسم کے ہیں ایک تو وہ جو خاص اہل بیت کے
نام سے مشہور ہیں اور جنکے بارے میں خود سرور کائنات نے صراحت کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے ہٰؤلاء اھلی
(یعنی یہ میرے اہل ہیں) اور وہ چار شخص ہیں ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ دوسرے حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا تیسرے اور چوتھے حضرت امام حسن رض اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما جو حضرت صلعم کے
نواسے ہیں جناب سرور کائنات صلعم کو ان دونوں صاحبزادوں سے بہت محبت تھی آپ نے
فرمایا حسن اور حسین جوانان جنت کے سردار ہیں ان بزرگواروں کی اولاد بھی افضل اہل بیت ہیں
دوسرے وہ جو ازواج مطہرات کے نام سے موسوم ہیں یعنے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی
پاک بی بیاں یعنے حضرت خدیجہ بنت خویلد۔ حضرت عایشہ رض بنت ابی بکر الصدیق رض حضرت
حفصہ بنت عمر رض حضرت سودہ بنت زمعہ رض حضرت زینب بنت جحش حضرت ام سلمہ بنت
ابی امیہ رض حضرت جویریہ بنت الحارث حضرت میمونہ بنت الحارث حضرت صفیہ بنت حیی
ازواج مطہرات تمام مسلمانوں کی ماں ہیں اہل بیت اور ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین سے
محبت رکھنا ضرور ہے معاذ اللہ اون سے عداوت رکھنا یا اونکو برا کہنا یا اونکے نسبت بدگمانی کرنا
گناہ کبیرہ ہے۔

سب عورتوں میں افضل پانچ عورتیں ہیں۔ حضرت مریم بنت عمران علیہما السلام حضرت
خدیجہ بنت خویلد حضرت فاطمہ بنت محمد صلعم آسیہ زوجہ فرعون کی بیوی حضرت عایشہ صدیقہ رض

تقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳

(رسالہ نمبر ۲ ص ۳) ۲۵ صفحہ دیکھو یعنی)

فصل ۱۷ قبر کا بیان

عقیدہ ۱۷ ۔ قبر میں منکر نکیر کا سوال مردے سے یقینی ہونے والا ہے جو آیت[1] قرآنی اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے قبر کے سوال و جواب کا انکار کرنا گمراہی ہے۔ جب آدمی مرجاتا ہے اگر اوسکو دفنا جائے تو دفنانے کے بعد اور اگر نہ دفنایا جائے تو مردے کی روح جہاں کہیں اور جس حالت میں ہو اوس کے پاس دو فرشتے (جنمیں سے ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں) آتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے تیرا دین کیا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں اگر مردہ ایماندار ہے تو ٹھیک جواب دیتا ہے یعنے کہتا ہے میرا پروردگار اللہ ہے میرا دین اسلام ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں پھر اوسکے لئے جنت کی طرف سے ایک کھڑکی کھل جاتی ہے جہاں سے جنت کی ہوا آتی ہے اور اوس سے کہا جاتا ہے کہ تو ایسے آرام سے قیامت تک سوتا رہ جیساکہ دولہا آرام سے سوتا ہے اور اگر کافر یا منافق ہے تو تینوں سوال کے جواب میں یہی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا اور واویلا مچاتا ہے اوس پر موگریوں کی مار پڑتی ہے اور زمین اوسکو ایسا دباتی ہے جس سے سب پسلیاں چکنا چور ہوجاتی ہیں بعضوں کو اللہ تعالی اس امتحان سے معاف بھی کردیتا ہے یہ عذاب کافروں اور منافقوں اور بعض فاسقوں کو ہوگا اس قسم کے عذابات سب مردے کو معلوم ہوتے ہیں جیساکہ سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اوس کے پاس بیٹھا ہو وہ بے خبر ہے۔

فصل ۱۸ آثار قیامت اور قیامت کا بیان

عقیدہ ۱۸ ۔ آثار قیامت اور قیامت کا ماننا بھی دین کا ضروری امر ہے آثار قیامت

۱؎ سے ۲؎ صفحہ ۲۶ کا حاشیہ ملاحظہ کیجیے

(جنمیں سے بعض کا ذکر قرآن میں آیا ہے اور اکثر کا ذکر صحیح حدیثوں میں آیا ہی) اور قیامتکا انکار کرنا کفر ہے قیامت اور آثار قیامت کی ظاہری مضمون سے انکار کرکی اونکے معانی میں ایسی

تاویل کرنا جو نص صریح کے خلاف ہو الحاد ہے قیامت واقع ہونے سے پہلے قیامت کی چھوٹی بڑی نشانیاں ظاہر ہونگیں علم دین اوٹھتا جائیگا زناکاری شراب خواری بہت ہوگی علماء دین مرتے جائینگی جاہل لوگ قاضی ہونگے نادانی اور جہل سے فتوے دینگے خود بھی گمراہ ہونگے اوروں کو بھی گمراہ کرینگے زکوٰۃ کو لوگ تاوان سمجھینگے امانت میں خیانت کرینگے مرد عورتوں کی اطاعت کرینگے ماں باپ کو ناخوش کرکے دوستوں کی رضامندی کی خاطر ہوگی مسجدونمیں فضول باتیں ہونگیں ریشمیں کپڑے پہنے جائینگے عرب میں ایک بادشاہ مرجائیگا سب لوگوں کو امیر کی تلاش ہوگی مدینہ میں خاندان اہل بیت سے مہدی علیہ السلام پیدا ہونگے وہ حج کیلئے مکہ میں آئینگے اون سے لوگ باوجود اونکے انکار کے باصرار تمام رکن یمانی اور مقام ابراہیم میں بیعت کرینگے قسطنطنیہ کو وہ فتح کرینگے سات برس عدل وانصاف سے بادشاہی کرکے رحلت فرمائینگے سارے مسلمان اونپر جنازیکی نماز پڑھینگے پھر ایمانداروںکی آزمایش کیلئے کانا دجال شام وعراق کے درمیان سے نکلے گا ستر ہزار یہود اصفہان کے اوس کے ہمراہ ہونگے بہت کچھ فساد مچائیگا خدا ہونے کا دعوی کریگا بہت کچھ استدراج دکھائیگا سچے ایمان والے اوس کے فتنے سے بچ رہینگے کچے ایمان والے اوس کے دام میں آجائینگے حضرت عیسی علیہ السلام دمشق کے مشرقی جانب سے دو فرشتوں کے بازؤں پر ہاتھ دئیے ہوئے زرد لباس میں آسمان سے اترینگے فتنۂ دجال سے گھبرا کر سب مسلمان آپکے طرف رجوع کرینگے آپ سب کو تسلی اور دلاسا دینگے آپکی جہاں نظر پڑیگی وہاں آپکا قدم پڑیگا آپ دجال کو ڈھونڈ کر مقام لُد میں اوسکو قتل کرینگے آپ مسلمانوں کے امام کے پیچھے نماز پڑھینگے پھر آپ کو بذریعہ وحی معلوم ہوگا کہ یاجوج اور ماجوج جو بہت قوی اور تنومند آدمی ہیں وہ سب فساد مچانے والے ہیں تم سب

صفحہ (۲۷) کا حاشیہ دیکھو

مسلمانونکو لیکر کوہ طور پر چلے جاؤ آپ وہان سے سب مسلمانوں کو لیکر کوہ طور پر چلے جائینگے
پھر یاجوج ماجوج بلند مقامات سے آنا شروع کرینگے زمین میں بہت کچھ فساد مچائینگے بہت کچھ
خونریزی کرینگے اون کا لشکر بحیرہ طبریہ کا سارا پانی پی جائیگا آخرش حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
بدعا سے ایک کیڑا اونکے گردنون میں پیدا ہوگا جس سے سب مرجائینگے اونکی لاشوں سے
جب زمین متعفن ہوجائیگی تب اونٹ کی سی گردن والے اونچے پرندے ظاہر ہوں گے
اونکی لاشوں کو اوٹھا کر مقام مہبل میں پھینکدینگے اوسکے بعد آسمان سے پانی برسے گا
جس سے زمین پاک صاف ہوجاویگی غرضکہ عیسیٰ علیہ السلام اترنیکے بعد سات برس زندہ رہکر
مدینہ منورہ میں وفات پائینگے اور حضرت رسول خدا صلعم کے بازو میں مدفون ہونگے
اوسکے بعد تین مقام کی زمینونمیں زلزلہ شروع ہوکر وہاں کی زمینیں دھس جائینگیں
ایک مشرقی جانب کی دوسری جنوبی جانب کی تیسری جزیرہ عرب کے کچھ مقامات۔ بعدہ
ایک جانور مکے میں صفا پہاڑ سے نکلے گا اور لوگوں سے باتیں کریگا اوسکے بعد اسرافیل علیہ
السلام ایک صور پھونکیں گے اس صور سے ایک سرد ہوا مشرق کے جانب سے نکلی گی
جس سے سب ایماندار فنا ہوجائینگے اوسکے بعد شیطان آدمی کی صورت میں نمودار ہوکر
سب لوگوں کو بت پرستی سکھاوے گا سب لوگ بت پرستی اختیار کرینگے اوسکی بعد
ایک آگ یمن یا عدن کے جانب سے نکلے گی جو سب لوگوں کو ایک جگہ جمع کردیگی جب کوئی
اللہ کا نام لینے والا باقی نرہے گا تب یکایک آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا اسرافیل علیہ السلام
دوسری دفعہ صور پھونکینگے جس سے زمین اور آسمان میں زلزلہ پڑجائیگا لوگون کے دلونمیں
گھبراہٹ پیدا ہوگی کوئی توبدحواس ہوکر ادہر اُدھر دوڑتا پھریگا کوئی کسی کو چلاّ کر پکارنے
لگے گا کوئی دھیں کا دھیں ہکّا بکّا ہوکر منوالوں کی طرح کھڑا رہجائیگا پہاڑ چکنا چور
ہوکر روئی کی گالوں کی طرح اُڑتے پھرینگے حاملہ عورتوں کے حمل گرجائینگے دودھ پلانیوالی
اپنے بچے کو بھول جائیگی شیاطین ادھر اُدھر بھاگنے لگیں گے فرشتے اونکو پکڑکر زنجیر وغیرہ میں

باندھ دینگے زمین و آسمان پھٹ جاوینگے ستارے بکھر پڑینگے سب جن و انس اور ملائک حتی کہ
وہ فرشتے پروردگار کے عرش کو تھامے ہوئے ہیں وہ بھی فنا ہو جاینگے جب سوائے ذات باری
تعالی کے کوئی بھی باقی نہ رہیگا تب پروردگار خود مخاطب ہوکر فرمائیگا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْم
(ترجمہ) (آج کے دن کس کی سلطنت ہے) پھر خود ہی جواب دیگا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّار
(وہی ایک اللہ غالب کی آج سلطنت ہے) چالیس برس کے بعد عرش سے پانی برسیگا جس سے
سب مردوں کے جسم مثل سبزہ کے زمین میں اگیں گے اوس کے بعد تیسری مرتبہ صور پھونکا
جائیگا اس صور میں سے ہر شخص کی روح نکلکر اپنے اپنے جسموں میں جا پڑیگی یکایک میدان
قیامت میں روبکاری کے لیے سب قبروں سے زندہ اوٹھ کھڑے ہونگے سب سے پہلے جناب
سرور کائنات صلعم قبر شریف سے برآمد ہونگے پھر دوسرے لوگ قبروں سے نکل آئینگے پھر
ایک آواز آئیگی کہ آج کے دن بارگاہ خداوندی کے حضور میں سب لوگوں کی پیشی ہے
اور آج کا دن وہی دن ہے جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔

میدان قیامت کی زمین بالکل سفید اور سپاٹ ہوگی سب ننگے پیر ننگے بدن جیسے پہلے
پیدا ہوئے تھے قبروں سے نکلینگے سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو پھر جناب سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کو اور پھر اور انبیا اور اولیا اور صلحا کو حسب مراتب لباس دیا جائیگا اولا
پہلے آسمان کے فرشتے اوس کے بعد دوسرے آسمان کے فرشتے آخرش ساتوں آسمان
فرشتے یکے بعد دیگرے زمین پر اتر آئینگے سارے آدمی اور جن اور شیاطین سے زمین
بھر جائیگی ایک جانب کو روح الامین (جبرئیل) اور تمام فرشتے صف بستہ بارگاہ
رب العزت میں مودب ایستادہ ہونگے دوسری جانب انبیاء اور صدیقین اور شہدا
اور اولیاء اور علماء منتظر نزول پروردگار کھڑے ہونگے کراماً کاتبین کے ہاتھ میں نامہ اعمال
ہر ایک کا ہوگا میزان عمل عرش کے سامنے رکھدی جائیگی میدان محشر کو دوزخ گھیرے
ہوی ہوگی جنت کے طرف جانیکو دوزخ پر پل صراط قایم کردیا جائیگا ایک میل کے فاصلہ

آفتاب آجائیگا اپنے اپنے گناہوں کے موافق سب پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے

بعض نیک لوگوں کو عرش کا سایہ مل جائیگا پروردگار عالی شان عرش پر جلوہ افروز ہوگا

بلا اذن پروردگار کسی کو گفتگو کی مجال نہوگی گفتگو کرینکی اوسی کو جرأت ہوگی جو ٹھیک طور پر

گفتگو کرسکتا ہو شفاعت اوسی کی قبول ہوگی جسکو پہلے سے اذن شفاعت دیدیا گیا ہو
آفتاب کی گرمی اور پیاس کی شدت سے سب لوگ کھڑے کھڑے گھبرا جائینگے پیغمبروں کے
پاس سفارش کرنیکے لئے دوڑے دوڑے پھرینگے سب پیغمبر اپنی اپنی خطا کو یاد کرکے سفارش
کرنے میں عذر کرینگے اور جناب سرور کائنات صلعم کے حضور میں حاضر ہونیکو کہیں گے
آخرش سب لوگ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اقدس میں گڑگڑاتے ہوئے
حاضر ہونگے آپ شفاعت کیلئے مستعد ہو جائینگے عرش کے قریب جاکر سجدہ میں
گر پڑینگے اور بہت دیر تک حمد و ثنا پروردگار کرتے رہیں گے جناب احدیت سے حکم ہوگا
کہ اے محمدؐ اپنے سر کو اوٹھاؤ جو کچھ کہنا ہو کہو ہم سنینگے جس کسی کی سفارش پیش کرنا ہو پیش کرو
شفاعت قبول کرینگے پھر آپ جناب باری سے عرض کرینگے کہ اے بار خدا تو نے مجھے
سردار اولین و آخرین کیا اور میری شفاعت قبول کرنیکا وعدہ کرلیا ہے اب میری شفاعت
قبول فرما اور اس مجمع اولین اور آخرین میں مجھے اس مرتبہ محمود سے عزت بخش جناب باری سے
ارشاد ہوگا کہ ہم نے تمہاری شفاعت قبول کرلی جو کچھ مانگنا ہو مانگو آپ فرمائینگے اے
پروردگار میں بہت جلد سب کی فلاح اور نجات چاہتا ہوں حکم ہوگا کہ جن لوگوں سے حساب
کتاب نہیں ہے ان کو داہنے بازو سے جنت کی طرف لیجاؤ ۔ بقیہ لوگ حساب کتاب کے
لئے ٹھیر رہیں ۔ اپنے طرف سے اتمام حجت کیلئے سب سے پہلے پروردگار انبیاء علیہم السلام سے
احکام خداوندی کی پہونچانے پر سوال کریگا سب انبیاؤں کی طرف سے جناب سرور کائنات کی
صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تبلیغ احکام پر گواہ ہوگی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت
تصدیق کرینگے اوسکے بعد شہدا اور خون کی مظالم پیش ہونگے بعد ازاں حقوق عباد

متعلقہ دیوں پوچھے جائینگے علما سے علم کی متعلق سوال ہوگا کہ علم پڑھکر کہاں تک اوسپر عمل کیا اور احکام شرعیہ کی تبلیغ کہاں تک کی مالداروں سے مال کی چھان بین ہوگی کہ اپنا مال کن کن امور میں صرف کیا عابدوں سے عبادت اور زھد کی تنقیح ہوگی کہ کہانتک خالصًا لوجہ اللہ عبادت کی اور کہاں تک ریاکاری کی پیروں اور مریدوں کے آپسمیں سوال و جواب ہوں گے گمراہ مرید گمراہ کنندہ پیروں کا دکھڑا رو کر کہیں گے کہ ہم انکی اطاعت کرکے آج کیسے تباہ ہوئے یہ خود گمراہ تھے ہم کو بھی انھوں نے گمراہ کیا نیک راہ پر چلانے والے پیر اپنے مریدوں کی سفارش کرینگے جن پیروں نے طریقہ سنت جاری کیا ہو اونکو دوگنا اجر دیا جائیگا بادشاہوں اور قاضیوں اور حاکموں سے رعایا اور قضایا اور محکومیں کے حقوق کی پوچھ پاچھ ہوگی رعایا اور محکومیں سے بادشاہ وقت کی اطاعت اور وفاداری پوچھی جائیگی عورتوں سے شوہروں کی اطاعت اور شوہروں سے عورتوں کی نان ونفقہ کی پرسش ہوگی پھر اعمال سے باز پرس ہوگی سب سے پہلے نماز پھر روزہ پھر زکوۃ پھر حج پھر خدا کی راہ میں کوشش کرنا پوچھا جائے گا۔ پہلے پرسش اعمال ہیں آہستہ سوال ہوگا آہستہ جواب دیا جائیگا ؎

نہ پوچھو باز پرس عاشقان میدان محشر میں ؛ سوال آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ ؛

دوسرے مرتبہ عذر و معذرت سنی جائیگی اور جواب الجواب لیا جائیگا تیسرے مرتبہ عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلے گی جس سے ہر ایک کا نامہ اعمال اڑکر ہر شخص کے ہاتھ میں آجائیگا جس کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں آئیگا وہ خوش خوش اپنے ساتھیوں سے کہے گا کہ لو یہ میرا نامہ اعمال پڑھو میرا تو یہی عقیدہ تھا کہ ایک دن حساب وکتاب ضرور ہونے والا ہے ایسا شخص ہر طرح سے آرام میں رہیگا جس کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا وہ کہے گا کاش مجھے یہ نامۂ اعمال نہ ملتا اور کاش میرا حساب وکتاب نہوتا تو کیا اچھا ہوتا افسوس پہلے ہی دفعہ موت نے میرا فیصلہ کردیا ہوتا اب تو میرا ایمان نہ کوئی مونس ہے نہ مددگار نہ میرے پاس کوئی شفیع ہے نہ میرا کوئی غمگسار ایسا شخص زنجیروں میں جکڑ دیا جائیگا اوس کے بعد اللہ تعالی ایسا ندا

بندوں سے باآواز بلند (جس سے گھبراہٹ نہ ہو) فرمائیگا ای بندہ میں بڑا منصف
اور رحم کرنے والا ہوں تم کسی بات کا خوف اور غم نہ کرو اور جو کچہ اپنی حجت پیش کرنا ہو پیش کرو میں بہت
جلد حساب لوں گا غرضکہ اللہ تعالیٰ نیکوں سے بہت جلد حساب لے لیگا بندۂ مومن کے
قریب آن کر اپنا ہاتھ اوس کی کاندھے کی قریب رکھکر فرمائیگا کیا تو نے یہ یہ گناہ نہیں کئے ہیں
بندۂ مومن اپنے گناہوں کو دیکھکر شرماجائیگا ارحم الراحمین کو بندۂ مومن کی شرمندگی سے رحم
آجائیگا اور کہے گا جیسا کہ میں نے تیرے گناہوں کو دنیا میں ڈھانپ دیا تھا اور تجھکو رسوا نہیں کیا تھا
آج بھی تیرے عیبوں کو ڈھانپ دیتا ہوں اور تیرے گناہوں کو بخشدیتا ہوں پھر اوس کے گناہوں کے
جگہ نیکیاں لکھدی جاویں گی اور جو بندہ کافر یا منافق یا مشرک ہے اوس کی ہر طرح سے فضیحت
فضیحت ہوگی اپنے اعمال کفر اور شرک اور نفاق کو دیکھکر ہاتھوں کو کاٹ کھائیگا اور افسوس
کرکے کہے گا کاش میں آج مٹی ہوجاتا تو کیا اچھا ہوتا اگر میں رسول صلعم کی اطاعت کرتا تو کاہے کو
اس مصیبت میں پڑتا افسوس میں ہوای نفس اور شیطان کی اطاعت کرکر اس مصیبت
اور ٹوٹے میں پڑگیا انکار کی صورت میں اوسکے سب اعضا گواہی دین گے۔

میزان عمل رکھی ہوگی صحائف اعمال یا اعمال مجسم ہوکر اوسمیں تلنا شروع ہونگے اگر نیکیوں کا پلہ
بھاری ہوا تو اوسکو جنت میں داخل ہونیکا حکم ہوگا اور اگر برائیون کا پلہ بھاری ہوا تو
اوسکو دوزخ میں جانیکا حکم ہوگا اور جسکی نیکیاں اور برائیاں دونوں برابر ہوئیں وہ اعراف میں رہینگے
پل صراط دوزخ کی اوپر رکھا ہوگا اوس کی دونوں جانب بڑے بڑے منہ کی آنکڑے ہونگی جنت میں جانے
کیلئے سب لوگوں کو حتیٰ کہ انبیاؤں کو بھی اوسپر سے گذرنا ہوگا گذرتے وقت تمام فرشتے اور
انبیا سب لوگ بھی بار بار کہیں گے ای پروردگار بچائیو ای پروردگار بچائیو سب سے پہلے
جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت گذریگی اوسکی بعد دوسری امتیں گذریں گی
کافر اور مشرک اور منافق تو اوسی وقت آنکڑوں سے پکڑے جاکر اوندھے منہ دوزخ میں گرادی جائینگے
اور بعض فاسق بدکار بھی اوسمیں گرپڑینگے نیک لوگ اپنے اپنے اعمال صالحہ کی موافق اوسپر سے

گذر کر پار ہوجاینگے بعض مثل بجلی کے بعض مثل سوار تیز رفتار کے بعض مثل پیدل کے بعض گھسٹتے ہوئے
جنت تک پہونچ جائیں گے۔

عقیدہ ۱۹ ۔ دوزخ اور جنت کا ماننا ضرور ہے نفس دوزخ اور جنت کا انکار کفر ہے دوزخ
اور جنت کے ظاہری معنوں سے انکار کرکے اپنے طرف سے ایسے معنے بنانا جو قرآن اور صحیح حدیثوں کے
خلاف ہوں الحاد ہے جنت پیدا ہوچکی ہے اوسکی وسعت آسمان اور زمین سے کہیں بڑھکر ہے
اوسمیں رہنے کیلئے اعلیٰ سے اعلیٰ مکانات ہیں پہننے کیلئے عمدہ سے عمدہ لباس کھانیکے لئے
لذیذ سے لذیذ غذائیں سیر کرنیکے لئے دلچسپ باغات ہیں جسمیں دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے
زیادہ میٹھی اور مشک سے زیادہ خوشبودار پانی کی نہریں چل رہی ہونگیں عیش و آرام کے لئے
خوبصورت اور خوش سیرت حوریں ہونگیں۔ خدمت کیلئے حسین جمیل لونڈیاں غلام دیکھنے
کیلئے عمدہ سے عمدہ تماشے غرضکہ عمدہ عمدہ سے نعمتیں وہاں موجود ہونگیں جو نیک لوگوں کو نیک اعمال کے
صلہ میں فضل خداوندی سے عطا ہونگیں جنتی لوگ جنت میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں سے نکلیں گے نہ وہاں
مریں گے نہ وہاں کسی قسم کا لڑائی جھگڑا ہوگا نہ کسی طرح کا خوف اور نہ غم۔

جنت میں ایک حوض کوثر ہے جسکی طولانی بہت دراز ہے مٹی اوسکی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے
ریت اوس کی موتیوں کے مثل آبدار پانی اوسکا دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا مشک سے
زیادہ خوشبودار ہے اوسکے دونوں جانب تاروں کے سے چمکتے ہوئے کوزے رکھے ہوئے ہیں اور سونے اور چاندی کے
خیمے نصب ہیں ساقی اوس کے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہونگے

عقیدہ ۲۰۔ جنت میں سب سے بڑی نعمت خدا کا دیدار ہے جو جنتیوں کو نصیب ہوگا
اوس کے سامنے تمام قسم کی لذتیں اور نعمتیں ہیچ ہونگیں۔

عقیدہ ۲۱ ۔ دوزخ بھی پیدا ہوچکی ہے اوسمیں انواع واقسام کے عذاب کھانے کے لئے
کانٹے دار درخت پینے کے لئے پیپ اور کھولتا پانی جس سے ہڈی اور جسم تک گل جائے
رہنے کے لئے آگ کے مکانات سونے کیلئے آگ کا بستر آگ کا تکیہ غرضکہ انواع واقسام کے عذاب

سانپ بچھو وہاں موجود ہیں جو بدکاروں کو اون کی برائیوں کے عوض میں دئی جائینگے ہر دوزخی کا جسم
پہاڑ کے مانند ہو جائیگا جب ایک دفعہ گل جائیگا تو پھر دوسری دفعہ بدلا جائیگا اسی طرح کا عذاب
دوزخی کو ہوتا رہیگا۔ دوزخمیں کفار اور مشرکین اور منافقین ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں سے نکلیں گے
نہ وہاں مرینگے فاسقوں کو بھی دوزخ میں بدکاریوں کی وجہ سے رہنا ہوگا بعدہ انبیاء اور اولیا
اور نیکوں کی سفارش سے کچھ مار دہاڑ ہوکر نجات ملیگی اور جنت میں داخل ہونگے۔

فصل ۹ حدیث شریف اور فقہ اور تصوف کا بیان

عقیدہ ۲۲ - ایمان پختہ جب ہی ہوتا ہے جب اللہ اور رسول کی باتوں کی تصدیق کرے
یعنے اون باتوں کو دل سے سچا جانے اور زبان سے اونکے صحیح ہونیکا اقرار کرے اور اونپر عمل پیرا ہو
ایمان کامل جب ہی ہوتا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جان اور مال اور اولاد سب
لوگوں سے زیادہ عزیز رکھے قرآن شریف اور صحیح حدیثوں کی تصدیق کرنا اور اونکو بسر وچشم ماننا
دین کا ضروری امر ہے۔ حدیث کی کئی اقسام ہیں جو فن اصول حدیث میں مذکور ہیں جو شخص
اصول روایت (یعنے فن اصول حدیث) کو بخوبی جانتا ہو اور عرب کے کلام کو اچھی طرح سمجھتا ہو
اور صحیح حدیث کو ضعیف سے الگ کرلیتا ہو اور تعارض احادیث میں تطبیق یا ترجیح دینے کی
اوسکو بخوبی قوت حاصل ہو وہ حدیث پر عمل کرسکتا ہے۔

صحیح حدیثوں کا انکار کرنا کفر ہے اور اہل حدیث کو برا سمجھنا اور اون پر بدنیتی سے طعن
و تشنیع کرنا یا اون پر مضحکہ اوڑانا گناہ کبیرہ ہے۔ جن لوگوں نے احادیث کی ازروے
روایت چھان بین کی ہے اور صحیح کو ضعیف حدیث سے الگ کیا ہے اور اونکو فقہی مسایل پر
ترتیب دینے میں محنت شاقہ اوٹھائی ہے ایسے لوگ محدثین اور اہل حدیث کہلاتے ہیں محدثین
اگرچہ کئی ہیں لکن یہ لوگ اونمین مشہور ہیں امام ابو عبداللہ مالک بن انس۔ امام ابو عبداللہ

احمد بن حنبل امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری۔ امام ابو الحسین عساکر الدین مسلم بن الحجاج قشیری امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی امام ابو عبدالرحمن بن شعیب بن علی نسائی امام ابو عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی احادیث محدثین نے چھان بین کرکے کئی کتابیں لکھی ہیں چھ کتابیں انہیں مشہور ہیں جنکو صحاح ستہ کہا جاتا ہے وہ چھ کتابیں یہ ہیں موطا شریف بخاری شریف مسلم شریف ابو داؤد شریف ترمذی شریف نسائی شریف ان چھ کتابوں کی انحصار سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ انکے سوا اور کتابیں حدیثین صحیح نہیں ہیں بلکہ اور کتابیں بھی ہیں جنکے اکثر احادیث صحیح ہیں جیسے مسند امام احمد حنبل سنن ابن ماجہ دارقطنی مستدرک حاکم سنن بیہقی مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ غرضکہ علم حدیث حاصل کرنیوالا صحاح ستہ ہی کی کتابوں پر اکتفا نہ کرے بلکہ حدیث کی اور کتابوں کو بھی دیکھے احادیث سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کرنا اور محدثین سے محبت رکھنا اور زیارت جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اقوال اور افعال اور حالات کو پڑھنے پڑھاتے رہنا اور مطالعہ کتب حدیث میں مشغول رہنا اور سنت پر عمل کرنا باعث تقرب سرور کائنات اور موجب خوشنودی خدا اور رسالتماب صلعم ہے جو شخص محض قرآن پر اکتفا کرتا ہے اور حدیث پر نہیں چلتا وہ گمراہ ہے کیونکہ قرآن بغیر حدیث کی سمجھ میں نہیں آتا حدیث شریف قرآن کی شرح ہے متن کا بغیر شرح کے سمجھنا دشوار خدا کا بغیر رسول کے ملنا محال ہے محمد از تو میخواہم خدا را الٰہی از تو عشق مصطفےٰ را

عقیدہ ۲۳ ۔ دین کے مسایل فقہیہ جہاں تک قرآن اور صحیح حدیث کے موافق ہوں انکا ماننا بھی ضرور ہے۔ بعض باریک مسایل دین کے جو بغیر غور اور تامل کے سمجھ میں نہیں آتے اور انکی اصلیت سمجھنے کو چند اصولی باتوں کے جاننے کی ہمکو ضرورت پڑتی ہے (جنکو ہم اصول فقہ یا علم درایت کہتے ہیں) ایسی ایسی باریک باتیں اگلے عالموں نے اپنے اجتہاد سے قرآن اور حدیث کو سمجھکر نکالی ہیں جنکو ہم فقہی مسایل کہتے ہیں اور ایسا کام کرنے والے مجتہدین امت ہیں اگرچہ مجتہدین کئی ہیں لیکن انمیں مشہور اور اولو العزم چار ہیں (۱) امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن

قال رسول اللہ صلعم ... ان الناس ... من تمسک بسنتی ... [illegible] ... رواہ ابو داؤد

ثابت ہے (۲) امام شافعی ابو عبد اللہ محمد بن ادریس (۳) امام مالک بن انس (۴) امام ابو عبد اللہ
احمد بن حنبل ائمہ مجتہدین تمام اولیاء اللہ اور قرآن و حدیث پر عمل کرنیوالے گذرے ہیں اور جو کچھ مسایل
اونھوں نے نکالے ہیں قرآن و حدیث سے نکالے ہیں اور جس مسئلہ میں اونکو کوئی صاف حدیث نہیں ملی ہے
وہاں البتہ اونھوں نے اپنی رائے سے کام لیا ہے اور وہ رائے بھی ایسی جس کا کچھ نہ کچھ حصہ قرآن و حدیث سے
درایۃً ملتا ہے غرضکہ بعض مسایل فقہیہ میں اون کا استنباط واضح ہے جسکو ہم قیاس جلی کہتے ہیں اور
بعض جگہ غیر واضح ہے جسکو ہم قیاس خفی کہتے ہیں۔ ان پڑھ آدمی جو قرآن و حدیث سے بخوبی واقف
نہیں ہے اوسپر یہ امر لازم ہے کہ فقہ کے ضروری مسایل نماز اور روزہ اور حج اور زکوۃ وغیرہ کے کسی ایک
امام کا پیرو ہو کر سیکھ لے اور دوسروں کے ساتھ بھی حسن اعتقاد رکھے لیکن اسی پر اکتفا کر کے نہ بیٹھ
رہے بلکہ علم حدیث کے حاصل کرنیکی کوشش کرے بعد علم حدیث حاصل کرنیکے اگر کوئی مسئلہ اپنے امام کا
جس کا پیرو ہے خلاف قرآن اور حدیث صحیح کے ملے تو اوس خاص مسئلہ میں وہ حدیث پر عمل کرے
امام کے قول کو چھوڑ دے اس فعل سے وہ تقلید سے خارج نہیں ہوتا بلکہ یہ عین تقلید ہے اور ایسا اکثر اگلے
لوگوں نے کیا ہے۔ ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ سے نیک گمان رکھنا چاہئے اونکے فقہی مسایل میں غور نہ کرنا
اور محض بدگمانی اور بدنیتی سے اونکو برا کہنا یا اونپر مضحکہ اڑانا گناہ کبیرہ ہے۔ اونکے عمدہ اقوال کو
چھوڑ کر محض اونکی خطاؤں کو پکڑنا ایک طرح کی بے ادبی اور خطاء بزرگان گرفتن خطاست میں
داخل ہے ــ از خدا خواہیم توفیق ادب * بے ادب محروم ماند از فضل رب *

عقیدہ ۲۴ - صوفیہ کرام (اولیاء اللہ) کے اقوال (جنکو ہم مسایل تصوف کہتے ہیں)
وہ جہانتک قرآن اور صحیح حدیث کے مطابق ہوں اون کا بھی ماننا ضرور ہے۔ جیسا کہ نفس کے
ظاہری اعمال یعنے نماز و روزہ و حج و زکوۃ وغیرہ درست کرنیکے لئے ائمہ مجتہدین نے فقہ کے
مسایل نکالے ہیں ویسا ہی نفس کی باطنی امراض جیسے بغض حسد کینہ تکبر درست کرنیکے لئے بعض
کلمات اور بعض ریاضات نفس کشی کے کچھ اپنے اجتہاد سے اور کچھ قرآن حدیث سے نکالے ہیں (جیسا
ظاہری شریعت کیلئے آداب حرام اور حلال اور مکروہ اور مستحب ہیں ویسا ہی طریقت اور اعمال

باطنی کیلئے بھی واجب اور حرام اور مکروہ اور مستحب ہیں جیسا کہ اجتہاد شریعت میں ویسا ہی
اجتہاد طریقت میں بھی ہے غرضکہ طریقت بلا شریعت کے باطل ہے اور شریعت بلا طریقت کے ناقص
ایسی باتوں کو جاننے کا نام علم تصوف اور علم باطن ہے جس کا پتہ ہمکو قرآن حدیث سے ہی ملتا ہے
ایسے باتوں کو ایجاد کرنیوالے صوفیہ کرام کہلاتے ہیں اگرچہ کہ اولیاء اللہ اور صوفیہ کرام بہت گذرے ہیں
لکن چار بزرگوار اور اونکے چار طریقے مشہور ہیں اولاً حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رح آپ سے
طریقہ قادریہ نکلا ہے (۲) حضرت شیخ معین الدین چشتی رح آپ سے طریقہ چشتیہ نکلا ہے (۳)
حضرت شیخ بہاؤ الدین نقشبند رح آپ سے طریقہ نقشبندیہ نکلا ہے (۴) حضرت شیخ شہاب
الدین سہروردی رح آپ سے طریقہ سہروردیہ نکلا ہے انکے علاوہ اور بھی بزرگوار اولیاء اللہ ہیں
جنکے الگ الگ طریقے ہیں جیسے رفاعیہ شاذلیہ وغیرہ جب کوئی شخص شریعت کے
احکام سے بخوبی واقف ہو جائے اور اوسکو علم طریقت حاصل کرنا ہو تو جس طریقے سے اوس کو
حسن اعتقاد ہو اوس طریقے میں شیخ کامل متبع سنت کو دیکھکر اوسکے ہاتھ پر بیعت
کرلے صوفیہ کرام رح علم تصوف کے متعلق الگ الگ اصطلاحیں قایم کی ہیں بغیر اونکے اصطلاحات پر
واقف ہونیکے اونپر اعتراض نہ کرے۔ اولیاء اللہ سے محبت رکھنا خدا سے محبت رکھنا ہے
اون سے عداوت رکھنا خدا سے عداوت رکھنا ہے معاذ اللہ اولیاء اللہ کو برا کہنا یا اونکی نسبت
بدگمانی کرنا یا اونکی توہین کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ اولیاء اللہ کی شناخت یہ ہے کہ وہ سنت کے
پیرو ہوتے ہیں فرایض اور نوافل کا چھوڑنا تو کجا کوئی امر مستحب تک اون سے ترک نہیں ہوتا
جتنی دیر تک اونکے پاس بیٹھو اللہ اور رسول کی باتیں ہوتی رہتی ہیں اونکی صحبت سے دلونکو خوشی
اور اطمینان ہوتا ہے دنیا سے نفرت اور آخرت سے الفت پیدا ہوتی ہے اونکے پیچھے نماز پڑھنے سے
خشوع اور خضوع نصیب ہوتا ہے دینداروں سے اونکو انس ہوتا ہے دنیاداروں سے اونکو وحشت
ہوتی ہے وہ دنیادار ونکے پاس پھٹکتے نہیں اگر دنیاداروں کے پاس جاتے بھی ہیں تو غرض دینی
کے لئے یا کسی حاجتمند کی سفارش کیلئے۔ دنیوی غرض کیلئے نہ وہ کسی سے لڑیں

نہ کسی سے جھگڑیں نہ کسی کو برا کہیں نہ کسی سے بدلہ لیں روزی اونکی حلال بات اونکی سچی صحبت میں صابر نیت میں شاکر اون سے کوئی بھی سنت نہیں چھوٹتی یاد الٰہی سے ایکدم غفلت نہیں ہوتی دنیا سے وہ بالکل آزادہ مزاج اون کا بالکل سادہ جیسا کہ حضرت شیخ الاسلام ابو اسمعیل عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ اپنے ابیات میں فرماتے ہیں۔

مرحبا قومی کہ داد بندگی را دادہ اند — ترک دنیا کردہ اند و از ہمہ آزادہ اند
روز ہا با روزہا بنشستہ اندر گوشہا — باز شبہا در مقام بندگی استادہ اند
نفس خود را کردہ روح و روح را دادہ فتوح — زاد تقوی بر گرفتہ بہر مرگ استادہ اند
یک زمان از نوحہ ہمچو نوح غافل نیستند — ہمچو یحییٰ گوئیا از بہر زاری زادہ اند
زآب و تاب تبتل الی اللہ غسل کردہ در جہان — روی را بر خاک پاک سجدہ ابنہادہ اند
راحتے دیدند و ذوقے یافتند از انس او — روز و شب در کنج خلوت بر سر سجادہ اند
ربنا گویند از ان لبیک عبدی بشنوند — جملہ سرمست الست از جرعہ این بادہ اند
تا بدنیا آمدند از کلبہ کتم عدم — سوئے حضرت جز نیاز و نالہ نفرستادہ اند
پیر انصارا تو می دانی ایشان کیستند — فرقہ بے گرد و فراز زمرہ دلدادہ اند

عقیدہ ۲۵۔ ولی ہو یا مجتہد پیر ہو یا امام کوئی بھی نبی کے درجے کو نہیں پہونچتا۔

عقیدہ ۲۶۔ ولی خدا کا کتنا ہی محبوب ہو جائے جب تک ہوش و حواس اوسکے درست ہیں شرع کا پابند رہنا ضرور ہے فرایض شرعی اوس سے معاف نہیں ہوسکتے اور نہ کوئی ممنوعات شرعی اوس کے لئے جائز ہوسکتے ہیں۔

عقیدہ ۲۷۔ جو شخص شرع کا خلاف کرے وہ خدا کا دوست نہیں ہوسکتا اگر اوسکے ہاتھ سے کوئی خلاف عادت بات دیکھی جاوے تو وہ استدراج ہے۔

عقیدہ ۲۸۔ اولیاء اللہ کو بعض باتیں سوتے میں یا جاگتے میں معلوم ہوجاتی ہیں جنکو ہم کشف و الہام کہتے ہیں اگر وہ شرع کے موافق ہیں تو مقبول ہیں اور اگر شرع کے

یشفع بشفاعتہ احد من امتہ — لغت خطائے مجتہد — جیسے احکام — بیان — تسلیم عقائد — سجاد و مراقبہ — رابعہ — ان علمائے — کتاب الانسان — علم البیان — علم الانسان ما لم یعلم — وکمال انتخابی — و علماء — عبید ... — من لدنا علما — ابن مسعود قال — صلعم رسول اللہ — انزل القرآن — علی سبعۃ احرف — لکل آیۃ منہا — ظہر و بطن و لکل حد مطلع — مشکوٰۃ باب العلم

خلاف ہے یا تقیہ مقبول۔

عقیدہ ۲۹۔ ولایت کیلئے کرامت کا ظاہر ہونا شرط نہیں ہے البتہ ولایت کیلئے شریعت کا پابند ہونا ضرور ہے۔

عقیدہ ۳۰۔ انبیاء کی شفاعت اپنی اپنی امت کے لئے اور اولیاء اللہ اور نیکوں کی شفاعت بدون کیلئے اور اولاد صالح اور چھوٹے معصوم بچوں کی شفاعت اپنے ماں باپ کیلئے اور شفاعت اعمال صالحہ کی اپنی ذات کیلئے صحیح حدیثوں سے ثابت ہے شفاعت کی چھ قسمیں ہیں ایک شفاعت عامہ یعنے قیامت کے میدان میں تمازت آفتاب اور شدت پیاس سے کھڑے کھڑے جب سب لوگ گھبرا جاوینگے تو حساب ہو جانے کیلئے انبیاء علیہم کے پاس دوڑے دوڑے جاوینگے آخرش جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب کی طرف سے شفیع ہوں گے یہ شفاعت جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مختص ہے دوسرے یہ کہ بہت سارے بلا حساب کتاب جنت میں داخل ہو جاویں۔ تیسرے یہ کہ کافروں کے عذاب میں تخفیف کیجائے سو یہ دونوں شفاعتیں بھی جناب سرور کائنات ہی کے ساتھ مختص ہیں۔ چوتھے یہ کہ جس شخص کیلئے دوزخ جانے کا حکم ہو گیا ہے اوس کی سفارش کرکے دوزخ میں جانے سے بچا لیا جائے۔ پانچویں یہ کہ جو شخص دوزخ میں ڈال دیا گیا ہے اوسکو دوزخ سے نکالکر جنت میں داخل کیا جائے چھٹے۔ یہ کہ جنتیوں کے درجے بڑھانیکے لئے جناب باری میں عرض کی جائے سو یہ تینوں قسم کی شفاعتیں ایسی ہیں کہ اسمیں جناب سرور کائنات اور دوسرے انبیاء اور اولیا اور صلحا شریک ہیں۔

عقیدہ ۳۱۔ جیسا کہ اعمال صالحہ کو وسیلہ ٹھیرا کر خدا کی جناب میں التجا کرنا جائز ہے ویسا ہی انبیاء اور اولیا کو وسیلہ ٹھیرا کر خدا کی بارگاہ میں عرض کرنا جائز ہے توسل بالانبیا اور اولیا کا پتا صحیح حدیثوں سے ملتا ہے چنانچہ حضرت عثمان بن حنیف سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ

اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ کی دعا سکھلادی یعنی صاحب حصن حصین نے آداب دعا میں خود لکھا ہے کہ انبیا اور صالحین کو وسیلہ ٹھیرا کر دعا مانگنا جائز ہے اور آنحضرت نے خود دعا کی حدیث آئی ہے اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّكَ وَمُوسٰى نَجِيِّكَ جیسا کہ بالاولیٰ سے دعا جائز ہے ویسا ہی بحرمۃ فلان وبحق فلان کہنا بھی جائز ہے۔

فصل اعقاید کے متعلق متفرق امور کا بیان

عقیدہ ۳۲۔ ایمان لانے اور اسلامی احکام قبول کرنیکی خوبی یہ ہے کہ ایمان النے سے اگلے گناہ جتنے ہیں سب معاف ہوجاتے ہیں اور جو اعمال نیک اسلام لانے سے پہلے حالت کفر میں کئے تھے اون کا بھی ثواب ملتا ہے اور اگر اہل کتاب ایمان لائیں تو اون کو دوہرا ثواب ہے غرضکہ ایمان موجب دخول جنت ہے اور کفر باعث دخول دوزخ۔

عقیدہ ۳۳۔ ایمان دار کو ہمیشہ حسن خاتمہ کا خیال رکھنا چاہئے اور حسن خاتمہ کی دعا مانگتے رہنا چاہئے کیونکہ جس حالت پر انسان کا خاتمہ ہو اوس کے موافق جزا یا سزا ہوگی۔

عقیدہ ۳۴۔ کوئی شخص جب ایمان لے آئے تو شک کی رو سے نہ کہے کہ میں اگر اللہ چاہے تو مومن ہوں بلکہ ازرہ یقین کہے کہ میں اللہ کے اوپر یقیناً ایمان لاتا ہوں اور اسلامی احکام کو بسر و چشم قبول کرتا ہوں۔

عقیدہ ۳۵۔ ایمان سے اگر صرف تصدیق قلبی لیجائے تو اوس میں زیادتی اور کمی نہیں ہوتی لیکن اگر ایمان کے ساتھ اعمال کو داخل کیا جاوے تو البتہ اوس میں کمی اور زیادتی ہوتی ہے خلاصہ یہ کہ ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کرنے سے جو ایک طرح کی خوشی اور بشاشت ہوتی ہے جسکو صوفیہ کرام قبض اور بسط سے تعبیر کرتے ہیں تو ایسی کیفیت میں البتہ زیادتی کمی ہوتی ہے۔

عقیدہ ۳۶۔ ایمان خوف اور رجا کے درمیان ہے یعنے ایمان دار کو چاہئے کہ خدا سے

ایسا ڈرتا رہے اور دل میں یہ خیال رکھے کہ اگر میں کتنا ہی عابد اور زاہد ہو جاؤں اگر ایک حقیقی کا
چھوٹے سے چھوٹے قصور پر مجھکو حساب ہو جائیگا تو میں دوزخ میں کھینچا جاؤنگا اور امید ایسی
اپنی پروردگار کا ایسا رکھے کہ میں اگرچہ کتنا ہی گنہگار روسیاہ ہوں لیکن میرے آقا ارحم
الراحمین کی ذرا بھی نظر شفقت مجھپر ہو جائیگی تو میں جنت میں چلا جاؤں گا۔ حضرت جامی
ایمن مشو کہ مرکب مردان مرد را ۔ در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند ۔ نا امید ہم مشو کہ رندان بادہ نوش ۔ ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند

عقیدہ ۳۷۔ اللہ تعالی سب کی دعا سنتا اور سب کی حاجتیں پوری کرتا ہے۔

عقیدہ ۳۸۔ خوف اور غرغرے کے وقت کا ایمان معتبر نہیں۔

عقیدہ ۳۹۔ نصوص شرعیہ کو ظاہری معنوں میں رکھنا ضرور ہے اور انکی ظاہری معنوں کا انکار کفر ہے۔

عقیدہ ۴۰۔ نصوص شرعیہ کے معنوں سے من وجہ انکار کرکے اپنی طرف سے ایسے معنے بنانا جو قرآن اور حدیث اور اجماع ایمہ مجتہدین کے خلاف ہوں الحاد ہے۔

عقیدہ ۴۱۔ گناہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اوسکو جایز اور حلال سمجھنا کفر ہے۔

عقیدہ ۴۲۔ گناہ کو حقیر سمجھنا اور یہ خیال کرنا کہ گناہ کرنیسے کیا ہوتا ہے ایسا اعتقاد رکھنا کفر ہے۔

عقیدہ ۴۳۔ احکام شرعیہ کی ہنسی اڑانا اور اوسپر مضحکہ کرنا کفر ہے۔

عقیدہ ۴۴۔ جن باتوں سے آدمی کافر ہو جاتا ہے اون باتوں کو ہنسی سے کہنے سے بھی کافر ہو جاتا ہے۔

عقیدہ ۴۵۔ نیند یا غفلت یا بے ہوشی یا نشہ میں کوئی شخص کلمہ کفر کا نکالے تو اوس سے ایمان نہیں جاتا۔

عقیدہ ۴۶۔ خدا کے عذاب سے بالکل نڈر ہو جانا اور شتر بے مہار کی طرح جو جی میں آئے سو کرنا کفر ہے۔

عقیدہ ۴۷۔ اللہ کی رحمت سے نا امید ہو جانا کفر ہے۔

عقیدہ ۴۸۔ جوگی یا رمال یا پنڈت یا نجومی کی بات کو صحیح سمجھنا اور اوس سے غیب کی خبریں پوچھنا کفر ہی۔

عقیدہ ۴۹۔ شرک اور کفر کے سوائی دوسرے کبیرہ گناہ کرنیسے آدمی کافر نہیں ہوتا البتہ فاسق ہو جاتا ہے اور اسکو دیا جائے گا اگر شرک کریگا تو مشرک سمجھا جاوے اور اگر کفر کرے گا تو کافر سمجھا جاوے گا۔

عقیدہ ۵۰۔ شرک کے سوا اللہ تعالی سب گناہوں کو بخشدیتا ہے۔

عقیدہ ۵۱۔ اللہ تعالی کو اختیار ہی کہ چھوٹے سے چھوٹے گناہ پر مواخذہ کرے یا بڑے سے بڑے گناہ کو معاف کردے۔

عقیدہ ۵۲۔ دنیا کی سب چیزوں کی ماہیتیں موجود ہیں وہمی و خیالی نہیں مثلاً آگ کی گرمی پانی کی سردی وجودی ہے۔

عقیدہ ۵۳۔ کسی چیز کے حسن و قبح میں عقل کو دخل نہیں یعنے بری چیز وہی ہے جسکو جناب سرور کائنات صلعم نے برا کہا ہو اور اچھی چیز وہی ہے کہ جسکو جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا کہا ہو۔

عقیدہ ۵۴۔ جیسا کہ حلال اللہ کا رزق ہی ویسا ہی حرام بھی اللہ کا رزق ہی لیکن اللہ نے حرام رزق سے منع کیا ہے اور حلال رزق کی حاصل کرنیکا حکم دیا ہے۔

عقیدہ ۵۵۔ موت کا وقت مقرر ہی اوس سے کسی کو چارہ نہیں جیسا کہ زندگی اللہ کی مخلوق ہی ویسا ہی موت بھی اللہ کی مخلوق ہے۔

عقیدہ ۵۶۔ اللہ تعالی نے احکام شرعیہ جو بندوں پر بذریعہ رسول بھیجے ہیں اسمیں بندوں ہی کی اصلاح ہی اللہ تعالی کی کوئی غرض نہیں ہے۔

عقیدہ ۵۷۔ میت کیلیے جو کچھ پڑھا جائے یا خیر و خیرات کی جائے اوسکا ثواب پہونچتا ہی۔

عقیدہ ۵۸۔ مجتہد اپنے اجتہاد میں خطا بھی کرتا ہی اور ثواب بھی۔

عقیدہ ۵۹ - جیسا کہ اور احکام شرعیہ کی تعمیل مسلمانوں پر فرض ہے ویسا ہی خالصاً لوجہ اللہ

دین اسلام کی ترقی کی کوشش کرتے رہنا ہی مسلمانوں پر فرض ہے - یعنے عالموں پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تحریراً و تقریراً واجب ہے (یعنے بھلی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے منع کرنا ضرور ہے) اور مالداروں کو مال سے دین اسلام کی تائید میں مدد دینا اور غریبوں کو تائید اسلام میں ہاتھ سے اور پیر سے اور زبان سے ساعی رہنا ضرور ہے جیسا کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں مہاجرین اور انصار ایک دوسرے کی اعانت کرتے تھے اور خود جناب سرور کائنات صلعم ہر مسکین اور غریب ہمسایوں اور حاجتمندوں کی اعانت میں سرگرم رہتے تھے اور جو لوگ اسلام میں داخل ہوتے تھے اونکے تالیف قلوب کیلئے مال زکوۃ میں سے ایک حصہ اون کا بھی الگ نکالتے تھے اور خاصکر ایسے زمانے میں دین اسلام کی تائید کی سخت ضرورت ہے جبکہ احکام شرعیہ کی پابندی بخوبی نہیں ہوتی اور حدود شرعیہ کی جیسا کہ چاہئے ویسی حفاظت نہیں کی جاتی جبکہ (شوریٰ) مسلمانوں کا امر وجوبی ہے اور نصوص قران اور صحیح حدیثوں سے نااتفاقی کی ممانعت اور اتفاق کا حکم ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ علمار فروعات میں مکابرہ اور مجادلہ کرکے دن بدن آپس کی حسد اور بغض کو بڑہاتے جائیں اور نااتفاقی کے اسباب میں غور اور خوض نہ کریں اور شب و روز بازار تعصب میں پھوٹ کی لین دین رہے اور اپنے شرعی قضایا کا فیصلہ (ایک سرپنچ یا کئی سرپنچوں کے ذریعہ سے جو قرآن اور حدیث اور ایمہ مجتہدین کے فقہی مسایل سے بخوبی واقف ہوں) نہ طے کرلیا جائے اس سے ہماری غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی زمین فساد سے پاک ہے اور اپنے ابنار جنس کو متفقہ حالتمیں دیکھکر حاکم وقت کو اظہار مسرت کا موقعہ ملے اور رعایا اپنے مالک کی جانثار سمجھی جائے -

عقیدہ ۶۰ - جن لوگوں کی جنتی ہونے کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صراحۃً فرما دیا ہے او نھیں کے جنتی ہونیکا حکم قطعی دیا جائیگا اس کے سوا اور کسی کے نسبت قطعی جنتی ہونیکا حکم نہیں دیسکتے البتہ ہر مسلمان کے بارمیں اوس کی اچھی علامتین دیکھکر اچھا گمان

والذین استجابوا لربہم واقاموا الصلوٰۃ وامرہم شوریٰ بینہم ومما رزقنٰہم ینفقون ۔ سورۂ شوریٰ

و تعاونوا علی البر والتقویٰ ...

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا ...

ان الذین عند اللہ الاسلام وما اختلف الذین اوتوا الکتاب الا من بعد ما جاءہم العلم بغیا بینہم

فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ ...

کرنا چاہیئے اور اللہ کی رحمت سے جنت کی امید رکھنا ضرور ہے۔

عقیدہ ۶۱۔ دنیا میں جاگتے ہوئے ان آنکھوں سے اللہ تعالی کو کسی نہیں دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے البتہ آخرت میں نیکوں کو خدا کا دیدار نصیب ہوگا۔

عقیدہ ۶۲۔ کسی کا نام لیکر کافر کہنا یا لعنت کرنا یا اوسکو برا کہنا گناہ کبیرہ ہے ہاں البتہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر خدا کی لعنت جھوٹوں پر خدا کی لعنت لکن جن کا نام لیکر اللہ اور رسول نے لعنت کی ہے یا اونکے کفر کی خبر دی ہے اونکو کافر اور ملعون کہنے میں کچہ حرج نہیں ہے

عقیدہ ۶۳۔ اللہ اور رسول نے دین کی باتیں قرآن اور حدیث میں بتلا دیں اور احکام شرعیہ کو اچھی طرح سے کھول کر محدثین اور مجتہدین امت نے ظاہر کردیا اب کوئی نئی بات دین میں اپنے طرف سے نکالنا درست نہیں جو نئی بات دین میں ایسی نکالی جائے جسکی کچہ بھی اصلیت قرآن اور حدیث اور اجماع ائمہ مجتہدین سے نکلتی ہو بدعت ہے جسکی تعریف ہم نے باب تعریفات میں بیان کردی ہے بدعت کے معنے باعتبار لغت کے کسی نئی بات کا ایجاد کرنا ہے اس اعتبار سے بدعت کی دو قسمیں ہیں ایک حسنہ دوسرے سیئہ بدعت حسنہ سے وہ اچھی نئی بات مراد ہے جو جناب سرور کائنات صلعم کے زمانہ میں موجود نہ ہو لیکن بعد کو کسی صحابی یا تابعی یا تبع تابعی یا کسی مجتہد یا کسی صوفی متبع سنت نے بغرض ضرورت شرعی یا بغرض مصلحت دینی نکالی ہو اور اوسکی کچہ نہ کچھ اصلیت قرآن و حدیث سے ملتی ہو سو ایسی بدعت حسنہ سنت کا مجازا حکم رکھتی ہے اور بدعت سیئہ سے وہ برا طریقہ مراد ہے جسکی تعریف ہم نے باب تعریفات میں کی ہے۔

سُنّت کا جب لفظ کہا جاتا ہے تو اوسکا مصداق اولی جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا فعل یا تقریر ہے اور صحابی کا قول یا فعل یا تقریر بھی سنت ہے لیکن بعض محدثین اسکو خبر یا اثر کہتے ہیں یہ سنت اصطلاحی اور عرفی ہے سنت کے لغوی معنے طریقے کے ہیں طریقہ دو قسم کا ہے ایک عمدہ طریقہ دوسرا برا طریقہ اچھے طریقے کا نام سنت حسنہ ہے

اور برے طریقہ کا نام سنت سیئہ ہے جس کا پتہ حدیث صحیح سے ہمکو ملتا ہے مَنْ سَنَّ فِی
الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ
سُنَّۃً سَیِّئَۃً فَعَلَیْہِ وِزْرُھَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا (رواہ مسلم) غرضکہ سنت
حسنہ میں ہر اچھا طریق داخل ہے عام اس سے کہ وہ طریقہ صحابی کا ہو یا تابعی کا یا تبع
تابعی کا یا کسی مجتہد یا صوفی متبع سنت کا لکن اوس میں شرط یہی ہے کہ اوسکی اصلیت
صراحتہً یا ضمناً قرآن اور حدیث سے ملے دوسرے سنت سیئہ غرضکہ سنت سیئہ بالکل
موافق بدعت سیئہ کے ہے اور سنت حسنہ ہم پلہ بدعت حسنہ کے ہے۔ اس کہنے سے
ہماری غرض یہ ہے کہ ایمہ مجتہدین اور صوفیہ کرام کے بعض اجتہادات اور بعض ریاضات
وہ بھی مجازاً سنت میں داخل ہیں گو حقیقی سنت نہوں اس سے کسی کو یہ وہم نگذرے
کہ معاذ اللہ ہم ایمہ مجتہدین یا صوفیہ کرام کے اقوال کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
قول اور فعل اور تقریر پر ترجیح دیتے ہیں نہیں بلکہ سب سے بڑھکر مرتبہ سنت نبوی کا ہے اور اوسکے
بعد خلفائے راشدہ کی سنت کا اوسکے بعد صحابی کے سنت کا اوسکے بعد تبع تابعی کے سنت کا
اوسکے بعد مجتہد اور صوفی کا۔

عقیدہ ۶۴۔ نماز ہر نیک اور بد کے پیچھے ہو جاتی ہے لکن اولی اور بہتر یہ ہے کہ پرہیزگار اور
صحیح قرآن پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھے۔ اور ایسا ہی جو شخص اسلامی حالت پر مرے (خواہ وہ
براہو یا نیک) اوس کے جنازے کی نماز پڑھی جاویگی۔

عقیدہ ۶۵۔ مسلمانوں کو ہر وقت ایک ایسے امام کی ضرورت رہتی ہے کہ جو احکام شرعیہ کو
اون میں نافذ کرے۔

عقیدہ ۶۶۔ سفر اور حضر میں موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ اور کھجور کا شیرہ بشرطیکہ اوس میں
نشہ نہ پیدا ہو وہ بھی جائز ہے۔

عقیدہ ۶۷۔ کبھی نیک شخص معاذ اللہ بعد ایمان کے مرتد ہو جانے سے کافر ہو جاتا ہے۔

یا فسق اختیار کر کے فاسق ہو جاتا ہے۔ اور کبھی بُرا شخص بعد کفر کے ایمان لا کر یا فسق کو چھوڑ کر نیک ہو جاتا ہے۔

عقیدہ ۶۸۔ گناہ کا لفظ جب کہا جائے تو وہ چھوٹے بڑے گناہ سب کو شامل ہے بعض گناہ ایسے ہیں کہ اون سے آدمی مشرک ہو جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں کہ اونسے کافر ہو جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں کہ اونسے فاسق ہو جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں کہ اون کا شمار چھوٹے گناہوں میں ہے اور پھر ہر قسم کے گناہوں میں بھی بعض اعتقادی ہیں اور بعض عملی غرضکہ گناہ کی کئی اقسام ہیں اگرچہ ہم نے وعدہ کیا تھا کہ ایک فصل عقاید فاسدہ میں الگ دینگے لکن جب ہم نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اوس کیلئے الگ ایک مختصر کتاب کی ضرورت ہے کیونکہ ہر ہر بات کی الگ تنقیح کرنا اور پھر ہر ایک کا الگ الگ حکم لکھنا ایک طولانی بحث کا مقتضی ہے لہذا ہم یہاں مختصر بعض احکام مشرک اور منافق اور فاسق اور مرتد کے لکھے دیتے ہیں آیندہ اگر زمانہ نے فرصت دی تو انشاء اللہ تعالیٰ الگ ایک مستقل کتاب عقاید فاسدہ میں لکھی جائیگی۔

عقیدہ ۶۹۔ مومن کیلئے ہمیشہ جنت ہے اور مومن ظاہر اور باطن پاک سمجھا جائے گا۔ ہر مومن اور ہر دیندار مسلمان ہے۔ جو مومن کا حکم ہے وہی مسلمان دیندار کا ہے۔ ہر مسلمان کو مومن ہونیکا حکم نہیں لگا سکتے بعض مسلمان مومن ہیں اور بعض مسلمان بظاہر مسلمان ہیں اور بباطن منافق لکن ظاہری احکام شرعیہ ہر مسلمان پر خواہ وہ مسلمان مومن ہو یا مسلمان منافق جاری ہونگے

عقیدہ ۷۰۔ منافق اور کافر اور مشرک کیلئے ہمیشہ جہنم ہے ملحد اگر الحاد سے باز نہ آئے اور توبہ نکرے اور ایسا ہی مرتد اپنے ارتداد پر اڑا رہے تو اونکو بھی کافر کا حکم دیا جائے گا یعنی اون کے لئے بھی جہنم ہے۔ منافق اور کافر کے عذاب میں اسی قدر فرق ہے کہ منافق جہنم کے سب سے نیچے طبقہ میں رہے گا۔ دنیوی احکام جو کافر کے ہیں وہی احکام مشرک اور منافق اور مرتد کے ہیں۔

عقیدہ ۷۱۔ شرک اور کفر کے سوا جو شخص گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو وہ فاسق ہے فاسق کیلئے آخرت میں یا تو اللہ تعالیٰ اوس کے گناہ معاف کر دیگا یا اوسکی شفاعت ہوگی

جس سے وہ نجات پاکر جنت میں چلا جائیگا یا بقدر اوسکے گناہ کے اوسکو عذاب ہوگا بعدہ جنت میں داخل ہوگا غرضکہ فاسق ہمیشہ دوزخ میں نہ رہے گا اور احکام دنیوی میں اگر فاسق نے ایسا گناہ کبیرہ کیا ہے کہ جس سے حد شرعی لازم آتی ہے تو اوسپر شرعی حد جاری کی جائیگی اور اگر تعذیر کے قابل ہے تو تعذیر دیجائیگی اور اگر جرم قابل توبہ ہی تو صرف توبہ پر اکتفا کیا جاویگا اور اگر حاکم وقت کچھ دنوں کیلئے مناسب سمجھے تو اوس کے گواہی تہدیداً عدالت میں نہ لی یا اگر وہ کسی خدمت پر ہی تو تہدیداً کچھ دنوں کیلئے خدمت سے الگ کردیا جائے بدعتی کا بھی وہی حکم ہے جو فاسق کا ہے۔

عقیدہ ۷۲ - ملحد یا زندیق اگر الحاد کرے تو پہلے اوسکو سمجھایا جائیگا اور اوس سے توبہ کرائی جائیگی اگر توبہ کرلے تو وہ مسلمان سمجھا جائیگا اور اگر توبہ نہ کرے اور حاکم وقت مصلحت سمجھے تو اوسکو سزا بھی دیسکتا ہی بعد سزا پانیکے بھی وہ اگر الحاد پر قایم رہے اور الحاد سے توبہ نہ کرے تو وہ زمرۂ کفار میں گنا جائیگا جیسا کہ مسلمانوں کو کفار سے ناجائز ارتباط جائز نہیں ہی ایسا ہی ملحد اور زندیق سے بھی ناجائز ارتباط ناجائز ہے۔

التماس ضروری

اس کتاب میں میں نے عقاید حسب طریقۂ اہل سنت والجماعت لکھی ہیں کسی طرح کی تعصب مذہبی کو دخل نہیں دیا ہی ناظرین اگر انصاف کی نظر سے اس کتاب کو دیکھیں گے تو اونکو معلوم ہوگا کہ میں نے کسی شخص یا کسی مذہب پر بیجا اعتراض نہیں کیا ہی اور نہ کسی کی تردید کی ہے بالکل منصفانہ روشمیں عقاید کے مسئلے لکھدئے ہیں جب میں پہلے لکھنا شروع کیا تھا تو مقصود اختصار تھا لکن بعد کو ضروری باتوں کا چھوڑ دینا اور مطالب کو تشنہ رکھنا بالکل نامناسب سمجھا - لہذا یہ کتاب مختصر سے ایک گونہ مطول ہوگئی ناظرین سے

امید ہی کہ اگر کوئی خطا دیکھیں تو اوس سے چشم پوشی فرمائیں اور نیک نیتی سے اگر کوئی امر قابل اصلاح ہو تو اوس سے مجھکو مطلع فرمائیں انشاء اللہ تعالیٰ طبع ثانی میں اُس کا انتظام کیا جائیگا۔ جو صاحب اس رسالہ کو دیکھیں اونکو چاہیئے کہ اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی عقاید کی تعلیم دیں اور اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ پر عمل پیرا ہو کر ثواب دارین حاصل کریں اور بارگاہ خداوندی میں اس امر کی دعا کریں کہ دن بدن جو ایمان کی حالت عقاید کے بگڑ جانیکی وجہ سے مذبذب ہو گئی ہی اور عقاید اسلامیہ پر واقف نہ ہونیکی وجہ سے اسلامی حالت ڈاواں ڈول ہو رہی ہے وہ مستحکم ہو جائے اور ہمکو حق تعالےٰ حق باتوں پر کار آمد ہونیکی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے گناہ اور بُرائیوں کو دور کرکے اور شریعت اسلامیہ کی پابندی نصیب کرے۔ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اِتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ؕ

راقم آثم

ابو البرکات محمد عبید اللہ۔ حنبلی المذہب چشتی الطریقت خادم علوم کتاب سُنت

قصیدۂ منظومہ حافظ عبد العزیز صاحب محدث مرحوم و مغفور قدس سرہٗ

ایطالبان آبحیات محمدی	رکھو ہمیشہ ورد صلوٰت محمدی
قرآن جو خدا نے محمدؐ کو ہے دیا	سمجھو تم اوسکو قند و نبات محمدی
سمجھو تم اوسکو اور پڑھو اور پڑھاؤ تم	دیگا خدا تمھیں درجاتِ محمدی
مسلم کا اور بخاری کا رکھو وظیفہ تم	دیکھو گے نور ذات صفات محمدی
تم دیکھو ترمذی و مُوطّا دارمی	پاؤ گے دل میں تم برکات محمدی